مسئلہ اِلٰہ

و

مسئلہ خلافت

و

مسئلہ آیۃ تطہیر

مصنف

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمہ اللہ

ناشر مکتبہ قاسمیہ غلام محمد آباد فیصل آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ...... مسئلہ الٰہ و مسئلہ خلافت و مسئلہ آیۃ تطہیر

مصنف ...... حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمہ اللہ

مرتب ...... مولانا حق نواز خالد

اشاعت اوّل ...... مئی 2006ء

تعداد 1100

صفحات ......

قیمت ......

کمپوزنگ و تزئین ...... محمد ارشد انجم، اقراء کمپیوٹرز پریس مارکیٹ فیصل آباد

فون: 2633231-041 موبائل: 6541232-0333

ناشر ...... مکتبہ قاسمیہ

غلام محمد آباد فیصل آباد فون 2694141-041

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ قاسمیہ 14 اے بلاک غلام محمد آباد فیصل آباد

☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

☆ ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد

☆ مکتبہ محمودیہ شیراز پارک فیصل آباد

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسئلہ اِلٰہ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّابَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ......

اسلام میں نجات کا مدار دو چیزوں پر رکھا گیا ہے:

☆ ایمان ☆ اعمالِ صالح

۱) وَالۡعَصۡرِ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (پ۳۰ سورۃ العصر)

۲) اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُو الصَّالِحَاتِ لَھُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھَارُ ذَالِكَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ (پ۳۰ سورۃ البروج)

۳) اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُو الصَّالِحَاتِ کَانَتۡ لَھُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلاً (پ۱۶ سورۃ الکہف)

۴) مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی فَھُوَ مُؤۡمِنٌ (پ۱۷ سورۃ انبیاء)

۵) وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَھُوَ مُؤۡمِنٌ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

۶) فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشۡرِكۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا (پ۱۶ سورۃ الکہف)

۷) فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ وَزۡنًا (پ۱۶ سورۃ الکہف)

۸) وَلَوۡ اَشۡرَکُوۡا لَحَبِطَ عَنۡھُمۡ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (پ۷ سورۃ الانعام)

۹) لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ (پ۲۴ سورۃ الزمر)

۱۰) اَعۡمَالُھُمۡ کَرَمَادِ نِ اِشۡتَدَّتۡ بِہِ الرِّیۡحُ فِیۡ یَوۡمٍ عَاصِفٍ لَا یَقۡدِرُوۡنَ مِمَّا

كَسَبُوا عَلٰى شَيْئٍ (پ۱۳سورۃ ابراہیم)

''ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں جسے آندھی کے دن ہوا اڑا کر لے گئی ہو کسی چیز پر بھی قادر نہیں جو کچھ انہوں نے کمایا''۔

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً احتّٰى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا (پ۱۸سورۃ النور)

''ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے کہ جیسے جنگل میں پیاس سے بے تاب و بے حال مسافر دوپہر کی کڑکتی دھوپ میں ریت کے چمکتے ہوئے میدان کو دور سے پانی کی جھیل سمجھ کر شدت پیاس میں دوڑتا ہوا جب اسکے قریب بیٹھے وہاں پانی کی بجائے ریت کو دیکھ کر جو افسوس ہوگا اس سے زیادہ مشرکین کو اس وقت ہوگا جب وہاں ان کی نیکیوں کا کوئی نام و نشان نہیں ہوگا اور ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر جائے گا۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ

(پ۲۴سورۃ المؤمن)

''بے شک وہ لوگ جو کافر ہو چکے ان کو بلایا جائے گا کہ اللہ کا تم پر جو غصہ ہے وہ بڑا ہے جو تم اپنے پر کر رہے ہو! جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کیا''۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہمیت مسئلہ اِلٰہ

مسئلہ اِلٰہ اس قدر اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی اہمیت اور مہتم بالشان ہونے کو بیان فرمایا ہے! مسئلہ الٰہ کی اہمیت پر اللہ تعالیٰ نے خود شہادت بیان فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ......

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(پ۳ سورۃ العمران)

''اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور اللہ کے فرشتے اور صاحب علم اس حق بات پر قائم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں وہی زبردست حکمت والا ہے۔''

اللہ کی شہادت:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۵ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۵ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۵ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۵ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

(پ۳ سورۃ البقرۃ)

۲) اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا۔ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

۳) فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (پ۲۶)

۴) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم (پ۲ سورۃ البقرۃ)

۵) اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (پ۶۔پ۷۔پ۱۳)

۶) اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (پ۱۴)

۷) وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (پ۲۳ سورۃ صٓ)

۸) قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً قُلِ اللّٰہُ (پ۷ سورۃ الانعام)

؎ وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ
تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

؎ ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

فرشتوں کی شہادت:

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (پ۱۴ سورۃ النحل)

''اللہ تعالیٰ روح کے ساتھ فرشتوں کو نازل کرتا رہا اپنے بندوں پر جس پر چاہا کہ خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں''۔

انبیاء علیہم السلام کی شہادت:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء)

''آپ سے پہلے ہر پیغمبر پر ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں''۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (پ۸ سورۃ الاعراف)

''ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو آپ نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں''۔

قوم نوح علیہ السلام کا جواب:

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۳ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۵ (پ۲۹ سورۃ نوح)

''اور قوم نے کہا کہ اپنے معبودوں کو اور ود سواع ینوث یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑو''۔

نوح علیہ السلام پر فتویٰ:

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(پ۸ سورۃ الاعراف)

''نوح علیہ السلام کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں''۔

حضرت ہود علیہم السلام کی دعوت وشہادت:

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ا اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۸سورۃ الاعراف)

’’اورقوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا آپ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں سو کیا تم ڈرتے نہیں‘‘۔

قوم ہود کا جواب

اس کے جواب میں قوم ہود نے کہا!

قَالُوْا یٰھُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَۃٍ وَّمَا نَحْنُ بِتٰرِکِیْٓ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ وَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰکَ بَعْضُ اٰلِھَتِنَا بِسُوْٓءٍ ا قَالَ اِنِّیْٓ اُشْھِدُ اللّٰہَ وَاشْھَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۳ (پ۱۲سورۃ ہود)

’’انہوں نے کہا کہ اے ہود علیہ السلام تو کوئی صاف بات لے کر ہمارے پاس نہیں آیا اور ہم تیرے کہنے سے اپنے ٹھاکروں (معبودوں) کو نہیں چھوڑیں گے اور ہم تجھے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچایا ہے۔‘‘

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَنَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۵ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ

(پ۸سورۃ الاعراف)

''ہاں آیا کہ ہم ایک ہی اللہ کی عبادت کریں اور جن معبودوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ان کو چھوڑ دیں پس اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس وہ عذاب لے آ جس کا تو وعدہ کرتا ہے''۔

حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوْا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ (پ۸سورۃ الاعراف)

''اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔آپ نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں''۔

قوم کا جواب:

قَالُوْا یٰا صَالِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَا اَتَنْھَانَا اَنْ نَّعْبُدَ مَایَعْبُدُ اٰبَآءُ نَا وَ اِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ مُرِیْبٍ (پ۱۲سورۃ ہود)

انہوں نے کہا اے صالح علیہ السلام اس سے پہلے ہمیں تجھ سے امید تھی کہ تو ہمیں ان معبودوں کی عبادت جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے منع کرتا ہے۔ بے شک ہم اس (مسئلہ توحید) سے جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے بڑے شک میں ہیں''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ا إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا

(پ۱۶ع۶)

''اور کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیجئے بے شک وہ بہت ہی سچا نبی تھا۔ جب اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ تو ان کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتے نہ دیکھتے اور نہ تیرے کچھ کام ہی آتے ہیں''۔

قوم کا جواب:

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۵ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (پ۱۶سورۃ مریم)

''اس نے کہا تو میرے معبودوں سے روگردانی کرتا ہے اور مجھ سے دور ہو جا ایک مدت تک''۔

قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظّٰلِمِينَ

(پ۱۷سورۃ الانبیاء)

''انہوں نے کہا ہمارے معبودوں سے یہ سلوک کس نے کیا وہ بڑا ظالم ہے''۔

قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرٰهِيمُ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلٰى أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ۔

(پ۱۷سورۃ الانبیاء)

''انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے ایک نوجوان جسے اِبْرٰہِم کہتے ہیں ان کے متعلق کچھ کہتا رہتا ہے انہوں نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ اسے دیکھ لیں''۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ

(پ۱۷سورۃ الانبیاء)

''انہوں نے کہا کہ اس کو جلادو اس میں تمہارے معبودوں کی بات رہ جائے گی''۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ (پ۸سورۃ الاعراف)

''قوم مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں''۔

قوم کا جواب:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

(پ۹سورۃ الاعراف)

''شعیب علیہ السلام کی قوم کے منکر لوگوں نے کہا کہ اے شعیب ہم

تجھے اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو شہر سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں واپس آ جاؤ گے"۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (پ۱۲ سورہ ہود)

"انہوں نے کہا اے شعیب علیہ السلام کیا نماز پڑھنے سے تجھے یہ سکھایا کہ ہم چھوڑ دیں ان معبودوں کو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے! یا جو کچھ ہم اپنے مالوں میں کرتے ہیں وہ چھوڑ دیں تو بربادا اور نیک چلن ہے"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۔ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

"میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے پس جو وحی کی جارہی ہے اس کو سن میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔ فرعون کی طرف جا وہ سرکش ہو چکا ہے"۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

فرعون کا جواب:

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

بَیْنَھُمَا اِنْ کُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ قَالَ لِمَنْ حَوْلَہٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ قَالَ رَبُّکُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَکُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ لَمَجْنُوْنٌ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَھُمَا اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰھًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّکَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنِ

(پ۱۹سورۃالشعرآء)

’’(فرعون نے کہا کیا معنی پروردگار عالم کا؟) کیا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان کا رب اگر تم یقین کرو جو اس کے پاس تھے انہیں کہا کیا تم نہیں سنتے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے تمہارا رب اور تمہارے باپ دادا کا رب کیا جو رسول تمہاری طرف بھیجا گیا پاگل ہے کیا مشرق و مغرب جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب اگر تم سمجھتے ہو! فرعون نے کہا اگر تم میرے سوا کسی اور کو الٰہ بناؤ تو میں تجھے قیدی بنا دوں گا‘‘۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ فَاَوْقِدْلِیْ یٰھَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰہِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّہٗ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ

(پ۲۰سورۃ القصص)

’’اور فرعون نے کہا اے دربار والوں مجھے تو اپنے سوا تمہارے لئے کوئی معبود معلوم نہیں سو آگ دے میرے لئے گارے کو پھر

میرے لئے ایک محل بنا تاکہ میں جھانک لوں موسیٰ علیہ السلام کے رب کو اور میں اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں"۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَیَذَرَكَ وَاٰلِھَتَكَ ا (پارہ ۹ سورۃ الاعراف)

"فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے تاکہ وہ زمین میں فساد کریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں"۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

اَمْ كُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۳ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ ا قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۵ (پارہ ا سورۃ بقرہ)

"کیا تم حاضر تھے جس وقت یعقوب علیہ السلام کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ میرے بعد کسی کی عبادت کروں گے انہوں نے کہا کہ ہم تیرے اور تیرے باپ دادا ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے ایک ہی معبود کی عبادت کریں گے"۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ كٰفِرُوْنَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ا مَا كَانَ

لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيٍ ا (پارہ۱۲سورۃ یوسف)

''میں نے اس قوم کے مذہب کو جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور قیامت کے بھی منکر ہیں چھوڑ دیا ہے اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کا اتباع کیا ہے ہمارے شایان شان نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک بنائیں''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت وشہادت:

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

(پارہ۱۶سورۃ مریم)

''بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے''۔

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۵ وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِيَعْبُدُوْآ اِلٰهًا وَّاحِدًا ا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ا سُبْحَانَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (پارہ۱۰سورۃ التوبۃ)

''انہوں نے اپنے مولویوں، پیروں اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنا لیا حالانکہ وہ ایک ہی معبود کی عبات کرتے ہیں ان شریکوں سے بری نہیں جنہیں وہ شریک بناتے ہیں''۔

لَقَدْ كَفَرَالَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ا

(پارہ۶ سورۃ المائدۃ)

''کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ وہی ہے عیسیٰ بن مریم''۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ؕ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ)

''یقیناً کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہے تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ اِلٰہ تو ایک ہی ہے۔''

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ (پارہ ۷ سورۃ المائدۃ)

''جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اِلٰہ کے سوا معبود بنالو''۔

حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ودعوت:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰىٓ اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۵

(پارہ ۱۶ سورۃ الکہف)

قوم کا جواب:

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ

(پارہ ۲۳ سورۃ الصفات)

''جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اِلٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شاعر اور دیوانے (معاذ اللہ) کے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔''

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۵ اِنَّ

هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاءُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۵ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ

(پارہ ۲۳ سورۃ صٓ)

''اور کافروں نے کہا کہ معاذ اللہ یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا کیا اتنے الٰوں کا ایک ہی اِلٰہ بنا دیا یہ بڑی تعجب کی بات ہے اور کافروں کے سردار یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ چلو چلو اس کی بات نہ سنو اور اپنے خداؤں پر پکے رہو بے شک اس کی بات میں کوئی خاص مقصد ہے۔''

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوا عَلٰىٓ اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل)

''اے پیغمبر ﷺ جب تو قرآن سے ایک ہی خدا کا ذکر سناتا ہے تو نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔''

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

(پارہ ۲۴ سورۃ الزّمر)

''اور جب صرف ایک اِلٰہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل بے چین ہو جاتے ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے۔ اور جب اللہ کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں۔''

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (پارہ۲۴)

''یہ اس لئے ہے (عذاب جہنم) جب ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو تم انکار کرتے ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا ہے تو تم مان لیتے ہو پس یہ عذاب کا فیصلہ اِلٰہ بہت بڑی ذات کا ہے۔''

مرض وفات کے ایام میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ:

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ا

''فرمادیجئے میں ڈرانے والا ہوں اور اللہ واحد مختار کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔''

لفظ اِلٰہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

لفظ اللہ اصل میں اِلٰہ ہی اور اِلٰہٌ کی اصل ولا ہے واؤ ہمزہ سے بدل گئی پھر معرف باللدم ہو کر لفظ اللہ ہوا یہ اسم اعظم ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے باقی تمام نام صفاتی ہیں۔

وجہ تسمیہ:

○ وَهُوَ مِنَ الْاَلْهِ وَهُوَ الْاِعْتِمَادُ۔ يُقَالُ اَلَهْتُ اِلٰى فُلَانٍ اَلْهًا اَىْ فَزَعْتُ اِلَيْهِ وَاِعْتَمَدْتُّ اِلَيْهِ۔ مَعْنَاهُ اَنَّ الْخَلْقَ يَفْزَعُوْنَ وَيَتَضَرَّعُوْنَ اِلَيْهِ فِى الْحَوَادِثِ وَالْحَوَائِجِ وَيَلْهُهُمْ اَىْ يُجِيْرُهُمْ فَسُمِّىَ اِلٰهٌ۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۸)

○ اَوْ مِنْ وِلَاهٍ وَمَعْنىٰ وِلَاهٍ اَنَّ الْخَلْقَ يُوْلَهُوْنَ اِلَيْهِ فِى حَوَائِجِهِمْ

وَيَتَضَرَّعُوْنَ اِلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَنُوبُهُمْ كَمَا يَئُوْلُهُ كُلُّ طِفْلٍ اِلٰى اُمِّهٖ ۔ (لسان العرب ص۳٦٠)

اس سے معلوم ہوا کہ لغت عرب میں اِلٰہ اس ذات کو کہتے ہیں جو حاجت روا وکیل وکارساز پناہ دہندہ اور مجیر ومجیب ہو۔

مولانا رومی قدس سرہ نے اِلٰہ کی تعریف مثنوی شریف میں یوں فرمائی ہے کہ:

معنی اللہ گفت آں سیبویہ
یولھون فی الحوائج ھم لدیہ
گفت الھنا فی الحوائجنا الیک
والتمسنا ھا وجدنا ھا لدیک

''یعنی سیبویہ نے اللہ کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ اللہ وہ ذات ہے جس کی طرف لوگ حاجتوں میں گڑگڑا کر آرزوئیں کرتے ہیں اور ہم ان حاجتوں کو تلاش کرتے ہیں تو تیرے پاس ہی پاتے ہیں بھلا دیکھو تو جس نے ٹھہرالیا اپنا حاکم اپنی خواہش تو''۔

صد ہزاروں عاقل اندر وقتِ درد
جملہ ناراں پیش دیانِ فرد
ہر بنی از رو بر آوردہ برأت
استغیثو منہ صبراً والصلوٰۃ

حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ معنیٰ اِلٰہ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

یقین دانم دریں عالم کہ لامبعود الا ھو
ولا موجود فی الکونین ولا مقصود الا ھو
چوں تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری
مجوازِ غیرِ حق باری کہ لا فتاح الاھو

شیخ عطار پند نامہ میں فرماتے ہیں:

بندگان رانیست ناصر جزالٰہ
باری ازحق خواہ واز غیرش مخواہ
از خدا خواہ ہر چہ خواہی اے پسر
نیست در دستِ خلائق خیرو شر
دربلد باری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ بنود جز خدا فریاد رس

مولانا جامی رحمہ اللہ مفہوم اس انداز سے بیان فرماتے ہیں:

یکے بین ویکے درن و یکے گو
یکے خواہ ویکے خوان و یکے جو

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

موحدچہ برپائے ریزی زرش
چہ شمیشر بندی نہی اسرش
امید و ہراسش نہ باشد زکس

ہمیں است بنیاد توحید و بس

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ا (پارہ۲۵ سورۃ الزخرف)

''اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں''۔

ماشاخ درخیم پراز میوۂ توحید ہرناخلغ سنگ زند پاک ندارسم۔

اِلٰہ کا قرآنی مفہوم:

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۵ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۵ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ا (پارہ۲۰ سورۃ النّمل)

''بھلا کس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا بس ہم نے اس سے رونق دار باغ لگائے تم تو ایک درخت بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ کیا اِلٰہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے''۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ا بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (پارہ۲۰ سورۃ النّمل)

''بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا اس کے درمیان نہیرں بنائی اور اس کے ٹھہرنے کو بوجھ رکھے اور دو دریاؤں میں پردہ رکھ دیا کیا اب بھی کوئی شریک ہے۔ اِلٰہ کے ساتھ بلکہ ان میں سے زکوۃ نہیں سمجھتے''۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ا ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ا (پارہ۲۰سورۃ النّمل)

''بھلا کس کی پکار کون پہنچتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون سختی دور کرتا ہے اور تمہیں زمین پر پہلوں کا نائب بناتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی معبود بھی ہے''۔

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے
جسے تم مانگے ہو اولیاء سے
غیر حق راہد کہ خداند اے سپر
کیست در عالم ازو گمراہ تر

اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ا ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ا تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (پارہ ۲۰سورۃ النّمل)

''کون ہے جو تمہیں جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی معبود ہے؟

اَمَّنْ یَّبْدَؤُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ا ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ا (پارہ۲۰سورۃ النّمل)

''کون ہے جس نے مخلوق کو ابتداً پیدا کیا اور پھر دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور کون تمہیں زمین و آسمان سے روزی دیتا ہے کیا

اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟''

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۝ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران)

''بے شک ایک اللہ ہی کی ذات ہے جس پر آسمانوں اور زمینوں کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں صرف وہی ذات ہے کہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں جس طرح چاہے تمہارے نقشے اور صورتیں بناتا ہے۔ کوئی اللہ نہیں مگر زبردست حکمت والا۔

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ الزّمر)

''پیدا کرتا ہے تمہیں ماؤں کے پیٹوں میں پیدائش کے بعد پیدائش درجہ بدرجہ تین اندھیروں میں وہی اللہ تمہارا الہ و کارساز ہے۔''

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۚ ثُمَّ أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۝ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون)

''پھر ہم نے اسے نطفہ کی حالت بنا کر حفاظت کی جگہ (ماں کے

پیٹ میں) رکھا پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا پھر ہم نے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنائی پھر ہم نے اس بوٹی میں ہڈیوں کو بنایا، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اس کو نئی صورت میں پیدا فرمادیا، پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۔''

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ا (پارہ۲۱ سورۃ الروم)

''یعنی تمہارے رنگوں اور زبانوں کے مختلف ہونے میں اِلٰہ کی کارسازی اور توحید کی نشانیاں ہیں''۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس)

''کیا انسان اپنی پیدائش کو نہیں دیکھتا کہ اِلٰہ کی توحید والوہیت کے بارہ میں جھگڑا کرتا ہے''۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ا (پارہ۱۲ سورۃ یٰس)

''اور خدا کیلئے مثالیں دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے''

اِلٰہ کے مفہوم کو سمجھنا تخلیق کائنات کے بنیادی اصول پر مبنی ہے اگر اس مصورِ کائنات کی حقیقت پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل نکات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ساری کائنات کا اور خود انسان کا اور ان تمام اشیاء کا خالق ہے جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ا هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ز

(پارہ۲۲ سورۃ فاطر)

''اے لوگو یاد کرو اللہ کے انعام کو جو تم پر کئے کیا اِلٰہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان سے رزق پہنچا تا ہو۔نہیں کوئی اِلٰہ مگر وہی ''۔

يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًامِّنْ٠ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلَاثٍ ا ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۵

(پارہ۲۳ سورۃ الزّمر)

''پیدا کرتا ہے تم کو اِلٰہ ماؤں کے پیٹ میں ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں یہ ہے اِلٰہ تمہارا رب اسی کا راج ہے اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں''۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَالنَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۵ (پارہ۲۴ سورۃ المؤمن)

''اِلٰہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو اور دن کو دکھانے والا بنایا بے شک اللہ تعالیٰ صاحب فضل ہے لوگوں پر لیکن زیادہ لوگ شکر نہیں کرتے وہی اِلٰہ تمہارا رب ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔''

رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا م اِنْ كُنْتُمْ مُوْقِنِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحيِ وَيُمِيتُ ا

(پارہ ۲۵ سورۃ الدّخان)

''اب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے نہیں کوئی اِلٰہ مگر وہی اِلٰہ کا معنی رب ہے''۔

ہر چیز کا مالک اِلٰہ ہے:

تَنْزِيْلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ○ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ○ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ا لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(پارہ ۱۶ سورطٰہٰ)

ایک تاریخی مغالطہ:

آج لوگ یہ سمجھتے ہیں یا انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ خدا کی ہستی کا اقرار و اعتراف ہی توحید ہے ہم خدا کو مانتے ہیں لہٰذا ہم سچے مسلمان اور پکے موحّد ہیں مشرک تو مکے کے قریش تھے جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر تھے اور وجود باری تعالیٰ کو مانتے ہی نہیں تھے!

یہ ایک تاریخی مغالطہ ہے اس کو سمجھنے کے لئے قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ مشرکین قریش وہ تمام اعمال کرتے تھے جو آج کے مشرکین کر رہے ہیں مگر وہ پھر بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں اختلاف کی وجہ سے مشرکین رہے''۔

انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ا (پارہ۲۴ الزخرف)

''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے اللہ نے''۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْ لُنَّ اللّٰهُ ا

(پارہ۲۴ سورۃ الزّمر)

''اگر آپ ان سے پوچھیں آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے''۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ا فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۵ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

(پارہ۱۱ سورۃ یونس)

''آپ ان مشرکین سے پوچھیں تمہیں آسمان اور زمین سے رزق کون پہنچاتا ہے یا تمہارے کانوں اور تمہاری آنکھوں کا مالک کون ہے۔اور مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہے اور تمام کاموں کی تدبیر کون کرتا ہے سو وہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ۔''

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ا قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰ تِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيْمِ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ا قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون)

''آپ ان سے پوچھئے کہ اگر تم جانتے ہو کہ بتاؤ یہ زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے سب کس کے ہیں وہ ضرور یہی کہیں گے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں آپ کے لئے اچھا یہ بتلا دیا ان سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا مالک کون ہے وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی سب اللہ کا ہے آپ کے لئے کہ پھر تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے''۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ا قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون)

''آپ ان سے پوچھئے کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو وہ ضرور جواب دیں گے کہ یہ سب صفتیں اللہ ہی کی ہیں آپ کہہ دیجئے پھر تم کہا لے جادو کئے جاتے ہو''۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (پارہ ۱۲ سورۃ العنکبوت)

''اگر آپ ان مشرکین مکہ سے پوچھیں کس نے آسمانوں اور

زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر تو ہم الٹے چلے جا رہے ہیں''۔

بارش برسانے والا اللہ ہے:

وَلَئِنْ سَئَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت)

''جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا تو بہرحال کہیں گے کہ وہ اللہ ہے''۔

دریاؤں میں خدا کو پکارتے تھے:

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت)

''پس جب مشرکینِ مکہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ پر خالص اعتماد کر کے اس کو پکارتے ہیں پھر جب ان کو (طوفان) سے نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں''۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمان)

''اور جب ان کو سائبان کی طرح گھیر لیتی ہیں تو وہ اللہ کی عبادت کو خالص کر کے اسے پکارتے ہیں''۔

خاتم المفسّرین حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی صاحب روح المعانی میں

حضرت عکرمہ کے واقعہ کو ابوداؤد اور نسائی کے حوالے سے نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ:

فَجَعَلُوْا یَدْعُوْنَ اللّٰہَ تَعَالیٰ وَیُوَحِّدُوْنَہٗ قَالَ مَا ھٰذَا؟ فَقَالُوْا ھٰذَا مَکَانٌ لَا یَنْفَعُ فِیْہِ اِلَّا اللّٰہَ تَعَالیٰ قَالَ فَھٰذَا لَہٗ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِیْ یَدْعُوْا اِلَیْہِ فَارْجِعُوْا بِنَا ...... فَرَجَعَ وَاَسْلَمَ۔

(تفسیر روح المعانی علامہ آلوسی)

’’تو اہل کشتی صرف ایک اللہ واحد کو پکارنے لگے عکرمہ نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نفع نہیں دے سکتا اس پر عکرمہ نے کہا محمد ﷺ بھی تو ہم کو اسی کی طرف بلاتے تھے ہمیں واپس لے چلو چنانچہ وہ واپس لوٹ آئے اور اسلام لے آئے‘‘۔

اس کے بعد علامہ آلوسی نہایت دل سوزی سے رقم طراز ہیں‘‘۔

فَالْاٰیَۃُ دَالَّۃٌ عَلیٰ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ غَیْرَہٗ تَعَالیٰ فِی تِلْكَ الْحَالِ وَاَنْتَ خَبِیْرٌ بِاَنَّ النَّاسَ الْیَوْمَ اِذَا اِعْتَرَاھُمْ اَمْرٌ خَطِیْرٌ وَخَطْبٌ جَسِیْمٌ فِی بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ دَعَوْا مَنْ لَّا یَضُرُّ وَلَا یَنْفَعُ وَلَا یَرٰی وَلَا یَسْمَعُ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّدْعُ الْخِضْرَ وَاِلْیَاسَ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّنَادِی اَبَا الْحَسْنَیْنِ وَالْعَبَّاسِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّسْتَغِیْثُ بِاَحَدِ الْاَئِمَّۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّضُرُّ اِلیٰ شَیْخِ الْمَشَائِخِ الْاُمَّۃِ وَلَا تَرٰی فِیْھِمْ اَحَدًا یَخُصُّ مَوْلَاہُ بِتَضَرُّعِہٖ وَدَعَاہُ وَلَا یَکَادُلَہٗ بِبَالٍ اَنَّہٗ لَوْ دَعَا اللّٰہَ تَعَالیٰ وَحْدَہٗ

يَنْجُوْ مِنْ هَاتِيْكَ الْاَهْوَالِ فَبِا اللّٰه تَعَالٰى عَلَيْكَ قُلْ لِّى اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْثِيَةِ اَهْدٰى سَبِيْلَهٗ وَاَىُّ الدَّاعِيِيْنَ اَقْوَمُ قِيْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُشْتَكىٰ۔ (روح المعانی ج۱۱ص۹۸ زیر آیت جاء تھاریح عاصف سورۃ یونس)

''چنانچہ آیت دلالت کرتی ہے کہ مشرکین مکہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے تھے اور اس حقیقت سے تو با خبر ہیں کہ آج لوگوں کو زمین پر یا سمندر میں جب کوئی بہت بڑا مہلک واقعہ اور سخت خطرناک حالت پیش آتی ہے تو وہ ان کو پکارنے لگتے ہیں جو نہ نفع ونقصان پر قادر ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں، بعض تو حضر اور الیاس کو پکارتے اور بعض ابوالحسنین اور عباس کو ندا دیتے ہیں اور بعض کئی امام سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور بعض امت کے کسی بزرگ سے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں اور ان میں سے آپ کسی کو خاص اپنے خدا کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرتے نہ دیکھیں گے! اور ان کے دل میں یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ اگر اس نے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا تو وہ ان خوف ناک مصائب سے نجات پا جائے گا۔ پس تجھے خدا کی قسم مجھے بتلایئے کہ ان دونوں (مشرکینِ مکہ اور مشرکینِ عند حاضر) میں سے کون راہِ ہدایت پر ہے؟ ان پکارنے والوں میں سے کون سیدھی صحیح بات کرتا ہے؟''

مشرکینِ عرب تلبیہ پڑھتے تھے:

قَالُوْا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ

وَمَا مَلَكَ۔ (سیرت ابنِ ہشام ج۱ص۸۰ مسلم)

''کہتے اے اللہ! میں تری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جو آپ ہی کی ملک ہے آپ ہی اس کے مالک ہیں اور اس کی مملوکات کے بھی آپ ہی مالک ہیں۔''

بیت اللہ کے خادم اور خدام الحجاج تھے:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ا لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۸ (پ۱۰ سورۃ توبہ)

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کو آباد رکھنے کو اس شخص کے برابر کر دیا جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا؟''

مشرکین کا مسجدِ حرام میں داخلہ بند:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۵ (پ۱۰ سورہ توبہ)

''اے ایمان والو! مُشرک نِرے ناپاک ہیں، سو یہ اس سال کے بعد مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔''

قسمیں اللہ کی کھاتے ہیں:

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

''اور ان مشرکین نے بڑا زور لگا کر قسمیں کھائیں۔''

منصب	منصب کی تفصیل	کس خاندان کو منصب حاصل تھا	حضور ﷺ کے زمانہ میں کون لوگ ان مناصب پر فائز تھے
حجابہ	کعبہ کی کلید برداری اور تولیت	عثمان بن طلحہ	....
رفادہ	غریب حجاج کی خبر گیری	خاندان نوفل	حرث بن عامر
مسقایہ	حجاج کے پانی پلانے کا انتظام	خاندان ہاشم	حضرت عباس رضی اللہ عنہ
مشاورت	....	خاندان اسد	یزید بن ربیعۃ الاسود
دیات ومقارم	خون بہا کا فیصلہ	خاندان تیم	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
عقاب	علم برادارى	خاندانِ امیہ	حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ
قبہ	خیمہ وسواروں کی	خاندان مخزوم	ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ
سفارت و منافرت	سفیر ہوکر جانا اور قبیلوں میں ترکی نشاندہی کرنا	خاندان عدی	حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ازلوم واکیار	محکمہ مال کا انتظام	خاندان جمح	صفوان بن امیہ
اموال	مہتمم خزانہ	خاندانِ سہم	حرث بن قیس

اسلام سے قبل روسائے اعظم مندرجہ ذیل تھے!

ابوسفیان بن حرب۔ فجار میں انہی کا باپ قریش کا سپہ سلار تھا۔

ابولہب۔

ابوجہل۔

ولید بن مغیرہ (حضرت خالد کا والد)۔

عاص بن واکل سہمی۔

عقبہ بن ربیع۔

مشرکین کو حضور ﷺ سے اختلاف کیا تھا؟

مشرکین مکہ سے اختلاف وحدت الوہیت میں تھا! غیر اللہ کی نفی میں تھا اختلاف وحدت عبادت میں تھا! مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ بھی کے قائل تھے اللہ ہی کے قائل نہیں تھے۔

دلائل:

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۳۵ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۳۶

(پ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت)

''بے شک وہ ایسے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ تکبر کرتے تھے اور کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں''۔

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۵ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۵ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۶ (پ۲۳ سورہ صٓ)

''اور کافروں نے کہا (معاذ اللہ) یہ جادوگر ہے جھوٹا کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنالیا ہے یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے اور ان میں سردار یہ کہتے ہوئے چل کھڑے ہوئے کہ چلو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو بے شک اس بات میں کوئی نا کوئی غرض ہے''۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا

(پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل)

’’اور جب آپ قرآن میں اکیلا اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیئے ہیں‘‘۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۵ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ

(پ۲۴ سورہ منقبض)

’’اور جب اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو اخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا غیروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں‘‘۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۵ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ (پ۲۴ سورہ مؤمن)

’’یہ اس واسطے ہے کہ جب اکیلا اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس یہ خدائے علیؔ وکبیر کا فیصلہ ہے‘‘۔

مشرکین سابقین:

قرآن شریف لے صاف اور صریح معلوم ہوتا ہے کہ کفار قریش اپنے اس طرزعمل میں منفرد نہ تھے بلکہ انسانیت کی پوری تاریخ میں مشرکین کا ہر دور میں یہی حال

رہا ہے قوم نوح سے لے کر مشرکین مکہ تک تمام مشرکین کا قرآن کریم ان حالات کا اس طرح ذکر کرتا ہے:

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۵ۛ وَالَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۛؕ لَا یَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ (پ۱۳ سورہ ابراہیم)

''کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں؟ یعنی قومِ نوح، عاد، قومِ ہود اور ثمود صالح کی اور جو ان کے بعد ہوئے ہیں؟ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے پیغمبروں کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو ان تمام مشرک اقوام نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی دلائل واضح پر مشتمل دعوت توحید کا کفر انکار کرتے ہو گیا!''۔

قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ (پ۱۳ سورہ ابراہیم)

''انہوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح محض ایک آدمی ہو تم چاہتے ہو ہمارے آباء واجداد جس چیز کی عبادت کرتے ہیں اس سے ہم کو روک دو سو کوئی صاف معجزہ دکھاؤ!''۔

قوم نوح علیہ السلام:

قَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَکُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۬ۙ وَّ لَا یَغُوۡثَ وَ یَعُوۡقَ وَ نَسۡرًا ۚ (پ۲۹ سورہ نوح)

''اور کہا کہ تم اپنے معبودوں کو بالکل نہ چھوڑ و باالخصوص نہ ودکو نہ سواع کو نہ یعوث کو نہ یعوق کو نہ نسر کو''۔

قوم عاد:

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَ نَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآءُ نَا۔

(پ۸ سورہ اعراف)

''انہوں نے کہا آپ ہمارے پاس اس لئے آتے ہیں ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں''۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِکَنَا عَنْ اٰلِھَتِنَا (پ۲۶ سورہ احقاف)

''کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آتے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو''۔

قَالُوْا یٰھُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَۃٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (پ۱۲ سورہ ہود)

کہا کہ اے ہود آپ نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کی اور ہم آپ کے کہنے سے اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑنے والے نہیں اور ہم آپ پر یقین کرنے والے ہیں''۔

قوم ثمود:

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآءُ نَا وَ اِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ

(پ۱۲سورہ ہود)

''انہوں نے کہا اے صالح ہمیں تو اس سے پہلے بڑی امیدیں تھیں کیا تم ہم کو ان کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے ائے ہیں اور تو ہم کو جس دین کی طرف بلا رہا ہے بے شک ہم تو اس بارے میں شک میں ہیں جس نے ہم کو تردد میں ڈال رکھا ہے''۔

قوم مدین:

قَالُوْا يٰشُعِيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاءُ نَا

(پ۱۲سورہ ہود)

''کہا اے شعیب علیہ السلام کیا تیری نماز تم کو حکم کرتی ہے کہ ہم ان چیزوں کی پرستش کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔''

فَلَمَّا رَاَوْ بَاْسَنَا قَالُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّابِهِ مُشْرِكِيْنَ (پ۲۴سورہ مومن)

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے اب ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اوران سب چیزوں کے منکر ہوئے جن کو ہم اس کے ساتھ شریک کرتے تھے''۔

وقت پر قطرہ ہے بترار خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

وحدت الوست اور وحدت عبادت کے منکر تھے! تعدد اِلٰہ اور کثرت الوہیت کے قائل تھے:

حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ:

اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۸

(پ۷سورہ انعام)

’’کیاتم سچ مچ کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہہ دیجئے میں تو یہ گواہی نہیں دیتا۔آپ کہہ دیجئے کہ بس وہ ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں‘‘۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ (پ۱۴سورہ نحل)

’’اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دو معبود مت بناؤ معبود تو بس وہی ایک ہے پس مجھ ہی سے ڈرو‘‘۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا۔

’’ابولہب آپ کے پیچھے پیچھے کہتا ہوا جا رہا تھا کہ انہ صابی کاذب (معاذ اللہ) یہ بے دین اور جھوٹا ہے۔‘‘ (معاذ اللہ)

(البدایہ والنہایہ ج۳)

سرکاردوعالم ﷺ کا استہزاء:

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ

(پ۱۹سورہ فرقان)

''اور جب یہ لوگ اپ کو دیکھتے تو آپ سے استہزا اور تمسخر کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں تم کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے بس قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے دور ہٹا دیتا اگر ہم ان پر مضبوطی سے قائم نہ رہتے''۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۝ (پ۲۲سورہ سباء)

''اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) محض ایک شخص ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں کی عبادت سے باز رکھے جن کو تمہارے آباؤ اجداد پوجتے تھے''۔

حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر سب وشتم کا بہتان:

معبودانِ باطلہ کی نفی کرنے کی وجہ سے آپ ﷺ پر الزام لگایا گیا کہ ابو جہل نے کہا کہ اے قریش......اِنَّ مُحَمَّدًا شَتَمَ اٰلِهَتَنَا......

(سیرت ابن ہشام ج اص ۴۱۹)

حضور ﷺ نے جب قریش کے معبودوں کی نفی کی تو عتبہ، شیبہ، ابوجہل، ولید بن مغیرہ عاص بن وائل وغیرہ سرداران قریش نے مل کر خواجہ ابوطالب سے شکایت

کی‘‘۔

اِنَّ ابْنَ اَخِیْكَ قَدْ سَبَّ اٰلِهَتَنَا۔ (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۶۸۶)

’’تیرا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے‘‘۔

دیوبندیوں پر بھی یہی الزام:

معاذ اللہ اولیاء اللہ کو گالیاں دیتے ہیں، گالی دینا حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس کے خلاف تھا۔ آپ گالی نہیں دیتے تھے بلکہ ان کے معبودانِ باطلہ کی عبادت کی نفی ضرور کرتے تھے اور وہ اسی کو سب شتم سے تعبیر کرتے تھے بالکل اسی طرح آج جب علماء حق جب اصنام کی الوہیت اور حضرت انبیاء واولیاء کی معبودیت کی نفی کرتے ہیں تو علماء سوء اور جاہل صوفی اور مشرک پیر سب یہی کہتے ہیں کہ یہ دیوبندی نبی کریم کے گستاخ ہیں (معاذ اللہ) اور اولیائے کرام کے منکر ہیں۔ (ثم معاذ اللہ)

اُسوۂ خلیل:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (پ ۲۸ سورہ ممتحنہ)

’’بے شک تمہارے لیے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ تھے ایک عمدہ نمونہ ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ بیزار ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم ہیں اور تم میں ہمیشہ کے

لیے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا۔ جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔"

غزوۂ بدر میں صدیقِ اکبرؓ سے عبدالرحمٰن کا مقابلہ:

پاس ناموس حقوق پدری نے روکا
دوسری سمت کو رخ اپنا لیا میں نے بدل

سن کے یہ حضرت صدّیقؓ نے ارشاد کیا
راہِ حق میں نہیں بیٹے رعایت کا محل

تو مری زد پہ جو آتا تو نہ بچ کر جاتا
یہ مری تیغ تھی تیرے لیے پیغام اجل

دشمن دیں کیلئے مسلماں کی قرابت کیسی
اس کا رشتہ ہے فقط حُبِ خدا عزوجل

(شبلی نعمانی)

حضرتِ بلالؓ کا غیر اللہ کی عبادت سے انکار:

ثم یامر باالصخرۃ العظیمۃ فتوضع علی صدرہ ثم یقول له واللہ لا تزال ھٰکذا حتی تموت او تکفر بمحمد وتعبد اللات والعزّٰی یقول وھو فی ذلك البلاء احدا احدا۔

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۳۳۹)

''پھر حکم دیتا اور پتھر کی چٹان اس کے سینہ پر رکھ دیتا (تا کہ جنبش نہ کر سکیں) پھر ان سے کتنا خدا کی قسم تو اسی حال میں مر جائے گا یا تو حضرت محمد ﷺ کا انکار کر دے اور لات وعزیٰ کی پرستش کو حضرت بلال اسی عالم ابتلا میں فرماتے احد، احد''

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کا معبودانِ باطلہ کی عبادت سے انکار:

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا رومیہ تھیں آپ ان سات اشخاص میں شامل ہیں جن کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا، ابوجہل یعنی ان پر مظالم کے پہاڑ توڑتا تھا، ظلم وستم سے ان کی بینائی جاتی رہی تو:

فقال المشر کون اعمتها اللات والعزی فقالت انی کفرت با اللات والعزی فردالله الیها بصرها۔ (اصابہ مطبوعہ مصر ج۴ ص ۳۰۵)

''مشرکین کہنے لگے انہیں لات وعزیٰ نے نابینا کر دیا ہے۔ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں لات وعزیٰ کا انکار کرتی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت پھر بحال کر دی اور وہ بینا ہو گئیں۔''

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ۳ سورہ بقرۃ)

''سو جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے تو بلا شبہ اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور

اللہ تعالیٰ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

مشرکینِ عرب کے معبودوں کا حشر:

فتح مکہ کے دن جب سرورِ کائنات ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اسی سے بتوں کو ضرب لگاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے:

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

(صحیح بخاری باب غزوۃ الفتح)

’’آ گیا حق اور بھاگ گیا باطل بیشک باطل بھاگنے والا ہے۔‘‘

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (پ۲۷ سورہ طور)

’’کیا ان کے لئے معبود ہے اللہ کے علاوہ پاک ہے اللہ اس چیز سے جس کو شریک ٹھہراتے ہیں۔‘‘

مسئلہ عبادت کی تشریح

عبادت کے معانی:

عبادت کی معنی بندگی، پرستش بدرجہ غایت تذلل و عاجزی اور انتہائی تعظیم و اطاعت۔

☆ امامِ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

العبودیۃ کے معنی ہیں کسی کے سامنے ذلت اور انکساری ظاہر کرنا مگر العبادۃ کا لفظ انتہائی درجہ کی ذلت اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے! اس سے ثابت ہوا کہ معنوی اعتبار سے لفظ العبادۃ العبودیۃ سے زیادہ بلیغ ہے لہٰذا عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہوسکتی ہے جو بے حد صاحبِ فضل وانعام ہو اور ایسی ذات صرف ذاتِ الٰہی ہی ہے۔اس نے فرمایا......اَلَّا تَعْبُدُوْاِلَّا اِیَّـاہُ......کہ ’’اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو‘‘۔

☆ صاحب لغات القرآن مخدوم علی سہائمی اپنی مشہور تفسیر تبصر الرحمٰن میں رقم طراز ہیں:

اَلْعِبَادَۃُ تَذَلُّلٌ لِلْغَیْرِ عَنْ اِخْتِیَارٍ لِغَایَۃِ تَعْظِیْمِہٖ۔ فَخَرَجَ التَّسْخِیْرُ وَالْقِیَامُ وَالْاِنْحِنَاءُ لِنَوْعِ تَعْظِیْمٍ۔

(تفسیر تبصیر الرحمٰن ج ا ص ۲۴)

’’عبادت اپنے اختیار سے دوسرے کی انتہائی تعظیم کی غرض سے اس کے لیے فرتنی کا نام ہے لہٰذا تسخر کی بنا پر ایسا کرنا نیز تعظیم رسمی کے لیے کسی کے لیے کھڑا ہونا یا جھک جانا عبادت سے خارج

ہے۔‘‘

☆ امامِ فخرالدین رازی رحمہ اللہ عبادت کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعِبَادَةَ عِبَارَةٌ عَنْ نِهَايَةِ التَّعْظِيْمِ وَهِيَ لَا تَلِيْقُ اِلَّا مَنْ صَدَرَ عَنْهُ غَايَةُ الْاِنْعَامِ۔ (تفسیرِ کبیر ج ا ص ۲۴۲)

’’عبادت کے معنی ہیں انتہائی تعظیم اور یہ اسی ذات کے لیے ہے جس کے انعام بے حد و نہایت ہوں۔‘‘

☆ امامِ ابنِ کثیر رحمہ اللہ عبادت کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں:

اَلعِبَادَةُ فِي اللُّغَةِ مِنَ الذِّلَّةِ يُقَالُ طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ وَ بَعِيْرٌ مُعَبَّدٌ اَىْ مُذَلَّلٌ وَ فِي الشَّرْعِ عِبَارَةٌ عَمَّا يَجْمَعُ كَمَالُ الْمَحَبَّةِ وَالْخُضُوْعِ وَالْخَوْفِ۔ (تفسیر ابنِ کثیر ج ا ص ۲۵)

’’عبادت کا معنی لغت میں ذلت ہے جیسے کہا جاتا ہے مذلل، (یعنی ذلیل) اور شریعت میں عبادت نام ہے کمالِ محبت، انتہا کی عاجزی اور خوف کے مجموعہ کا۔‘‘

☆ امامِ ابنِ قیم رحمہ اللہ نے عبادت کی تعریف اس طرح فرمائی ہے کہ:

اَلْعِبَادَةُ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِعْتِقَادِ وَالشُّعُوْرِ بِاَنَّ لِلْمَعْبُوْدِ سُلْطَةٌ غَيْبِيَّةٌ يَقْدِرُ بِهَا عَلَى النَّفْعِ وَالضَّرَرِ فَكُلُّ ثَنَاءٍ وَدُعَاءٍ وَتَعْظِيْمٍ يُصَاحِبُهٗ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ وَالشُّعُوْرُ فَهِيَ عِبَادَةٌ۔

(مدارج السالکین ج ا۔ جواہر القرآن ج ا)

’’عبادت اس اعتبار اور شعور کا نام ہے کہ معبود کو ایک غیبی تسلط و

تصرف حاصل ہے جس کی بنا پر وہ نفع ونقصان پر قدرت رکھتا ہے، پس ہر تعریف اور ہر پکار اور ہر تعظیم جو اس اعتقاد اور شعور کے ساتھ کی جائے وہ عبادت ہے۔‘‘

عبادت تین قسم کی ہوتی ہیں:

قولی، بدنی، مالی۔

اَلتَّحِیّٰتُ لِلّٰہِ	قولی عبادت
وَالصَّلٰوٰتُ	بدنی عبادت
وَالطَّیِّبٰتُ	مالی عبادت

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆ زبان سے پکارنا..........عبادت کا پہلا درجہ ہے۔

اِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْلِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

(پارہ ۲ سورۃ بقرۃ)

’’میں قریب ہوں دعا قبول کرتا ہوں مانگنے والوں کی جب بھی دعا مانگیں۔

فَادْعُوْا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ا (پ۲۴ سورۃ المؤمن)

’’پس پکارو اللہ کو خالص کرنے والے اس کے لیے پکار کر!‘‘

یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَأنْ

(پارہ ۲۷ سورۃ رحمٰن)

’’زمین آسمان والے اس اللہ سے مانگتے رہتے ہیں، ہر نئے دن وہ کام میں ہوتا ہے لہٰذا تم اے انسانوں اس سے سوال کرو اور مانگو!‘‘

فَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ا (پ۱۵ سورۃ الکہف)

’’فضل کا مالک میں ہوں مجھ سے مانگو!‘‘

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا ا (پارہ۹ سورۃ الاعراف)

’’اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں لہٰذا ان ناموں کے ساتھ اسے پکارو!

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ا (پارہ۸ سورۃ الاعراف)

’’پکارو اپنے رب کو گڑ گڑاتے ہوئے اور آہستہ آہستہ‘‘

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ا اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۵ وَلَا تَجْہَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِہَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل)

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ۔

(پ۲۰ سورۃ النّمل)

’’کیا کوئی ہے جو لاچار کی دعا و پکار کو قبول کرے کیا کوئی ہے مشکل کشائی کرنے والا؟

اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ ا

’’میں تمہارا پالنے والا ہوں مجھے ہی پکارو!‘‘

تمام انبیاء علیہم السلام مشکل میں اللہ ہی کو پکارتے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام :

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف)

’’اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائیں گے۔‘‘

حضرت نوح علیہ السلام کی فریاد:

فَدَعَارَبَّهٗ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ا (پارہ ۲۷ سورۃ قمر)

’’میں درماندہ ہوں تو ہی مدد فرما‘‘

حضرت یونس علیہ السلام کی فریاد:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(پ۱۷ سورۃ انبیاء)

’’تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر نقص سے پاک ہے بے شک میں قصوروار ہوں۔‘‘

حضرت زکریا علیہ السلام کی فریاد:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ (پ۱۷ سورۃ انبیاء)

’’اے میرے خدا مجھے لاوارث مت رکھ اور بہترین وارث تُو خود ہے۔‘‘

حضرت ایوب علیہ السلام کی فریاد:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (پ۱۷ سورۃ انبیاء)

’’مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے‘‘

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فریاد:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پ۱ سورۃ البقرۃ)

’’اے میرے رب میرے اس کارِ خیر کو قبول فرما بے شک تو ہر پکار کو سننے والا ہے۔‘‘

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

’’میرے رب تو مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے ہمارے رب تو ہماری دعا قبول فرما تو ہمیں اور ہمارے والدین کو قیامت کے روز بخش دے۔‘‘

حضرت سلیمان علیہ السلام کی فریاد:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (پ۲۳ سورۃ ص)

’’اے میرے پروردگار میرے لیے ایسا ملک اور بادشاہی بخش جو میرے بعد کسی کے لائق نہ بے شک تو ہی ہر نعمت عطا کرنے والا بخشنے والا ہے۔‘‘

موسیٰ علیہ السلام کی فریاد:

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ۱۱ سورۃ یونس)

''اے میرے رب ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔''

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْاقَوْلِیْ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

''اے میرے رب میرے لیے سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لیے آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فریاد:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ۵ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ۷ سورۃ المائدہ)

''اور کہا عیسیٰ بن مریم نے اے اللہ تو ہی ہم پر دستر خوان نازل فرما جو ہمارے خلف اور سلف کے لیے عید بن جائے اور تیری قدرت کا علم کا ایک نمونہ ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہتر روزی رساں ہے۔''

حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار:

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل)

’’اے میرے رب مجھے مکہ میں باعزت داخل فرما اور باعزت ہی خروج عطا فرما اور اپنی طرف سے غالب امداد بھی دے۔‘‘

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ)

’’اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما‘‘

وَاجْتَبَیْنَا هُمْ وَهَدَیْنَا هُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

(پ۱۶ سورۃ مریم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

معبود کیلئے قادرِ مطلق اور مختارِ کل ہونا ضروری ہے!

عبادت دو بنیادوں پر کی جاتی ہے:

اختیارِ کامل..............................اور قدرتِ کامل

قدرتِ کاملہ اور اختیارِ کل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اثبات:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ا قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ا وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ۶ سورۃ المآئدۃ)

’’بلا شبہ وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہے۔ آپ پوچھئے اگر اللہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کرنا چاہیں تو کون اللہ تعالیٰ سے (بچانے) کا ذرا بھر بھی اختیار رکھتا ہے؟ اور اللہ ہی کے لیے خاص ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ کی حکومت وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ا وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۵ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۵ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۵ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۵ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ وَّكِيْلٌ (پ۷ سورۃ الانعام)

''وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اس کی اولاد کیا ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی بیوی تو ہے نہیں اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار اس کے سوا کوئی عبادت کی لائق نہیں ہر چیز کا خالق ہے تو تم اس کی عبادت کرو!''

اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا (پ۱۸ سورۃ الفرقان)

''وہ کہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر سب کا الگ الگ اندازہ رکھا ان صفتوں کے مالک اللہ کو چھوڑ کر مشرکین نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے جو نہ تو کوئی چیز پیدا کرتے ہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور خود اپنے لیے نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن دوبار اٹھنے کا۔''

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ‏ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (پ۲۲ سورۃ فاطر)

''اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور الہ جو کچھ بند کر دے اس کو کوئی جارے کرنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ اے لوگو! تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں ان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہو؟ جب نہ کوئی خالق ہے اور نہ ہی رازق ہے تو پھر اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق بھی نہیں سو تم کہاں الٹے جا رہے ہو؟''

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (پ۲۲ سورۃ فاطر)

''وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہی اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقررہ تک چلتے رہیں گے۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے سلطنت بھی اسی کی ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔''

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۵ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ
كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۵ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ا

(پ۲۴ سورۃ المؤمن)

’’یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار ہر چیز کا خالق اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پس تم کہاں اُلٹے جا رہے ہو؟ اسی طرح وہ (پہلے) لوگ بھی اُلٹے چلا کرتے تھے جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے قرار کی جگہ بنایا اور آسمانوں کو چھت بنایا اور تمہاری صورت بنائی سو عمدہ صورتیں بنائیں اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا، یہ ہے اللہ تمہارا رب بس بڑا برکت والا ہے، اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا پروردگار، وہی ازلی ابدی زندہ ہے اس کی سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اعتقاد کر کے اسی کو پکارو!‘‘

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انبیاء، اولیاء، اور صالحین پر ملائکہ من دون اللہ کا اطلاق

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ فَلَا یَمۡلِکُوۡنَ کَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡکُمۡ وَلَا تَحۡوِیۡلًا ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الۡوَسِیۡلَۃَ اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ وَیَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَہٗ وَیَخَافُوۡنَ عَذَابَہٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحۡذُوۡرًا (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل)

''آپ کہئے! جن کو تم خدا کے سوا مشکل کشا سمجھتے ہو ذرا ان کو پکارو تو سہی وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا، یہ لوگ جن کو یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں سی کون زیادہ مقرب بنتا ہے، اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے!''

وَیَوۡمَ یَحۡشُرُہُمۡ وَمَا یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَقُوۡلُ ءَاَنۡتُمۡ اَضۡلَلۡتُمۡ عِبَادِیۡ ہٰۤؤُلَآءِ اَمۡ ہُمۡ ضَلُّوا السَّبِیۡلَ ۔ قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ مَا کَانَ یَنۡۢبَغِیۡ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ مِنۡ دُوۡنِکَ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ (پ۱۸ سورۃ الفرقان)

''جس دن اللہ تعالٰی ان مشرکین کو اور جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے جمع کرے گا پھر ان معبودین سے فرمائے گا کیا تم نے میرے

ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راہِ حق سے گمراہ ہو گئے؟ (وہ معبودین) جواب میں کہیں گے (توبہ توبہ) آپ تو پاک ہیں ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا کوئی اور کارساز بناتے!''

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ا (پ۱۰ سورۃ توبۃ)

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے علماء و مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابنِ مریم کو بھی۔''

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ا قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ (پ۷ سورۃ المآئدۃ)

''اور جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے بھی اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا معبود بنالو؟ (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے (توبہ توبہ) آپ تو شرک سے پاک ہیں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ مین ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔''

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ ا (پ۳ سورۃ العمران)

''کسی بشر سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتابِ حکمت اور

نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کے سوا میرے بندے
ہو جاؤ، لیکن کہے گا کہ تم اللہ کے بندے بن جاؤ۔''

تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے آپ کی عظمت شان و علمِ مرتبت کے پیشِ نظر آپ کو سجدہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا ! وَلٰكِنْ اَكْرِمُوْا نَبِيَّكُمْ وَاَعْرِفُوْا الْحَقَّ لِاَهْلِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَنَزَلَتْ۔

(روح المعانی زیرِ آیت يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ)

''ہرگز نہیں! البتہ اپنے بنی کی تکریم کرو اور ہر صاحبِ حق کا حق پہچانو! اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حق حاصل نہیں کہ اسے سجدہ کیا جائے۔''

اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (پ ۷ سورۃ المآئدۃ)

''جس دن اللہ سارے معبودوں کو اکٹھا کرے گا اور کہے گا کہ کیا جواب دیئے گئے تھے تمہیں؟ عرض کریں گے ہمیں تو کچھ خبر نہیں تو ہی غیب دان ہے۔''

اولیائے کرام کے متعلق:

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى

(پ۲۷ سورۃ النجم)

’’کیا تم نے لات وعزیٰ اور تیرے منات کو دیکھا؟ ان میں سے لات ایک بزرگ تھا جیسا کہ بخاری شریف ج ۲ ص ۷۲۱ پر موجود ہے۔‘‘

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ اَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۵ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ (پ۱۱ سورۃ یونس)

’’جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے! پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ پر ہی رہو، پس ہم ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم تو ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔‘‘

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۵ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ا قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۵ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (پ۱۰ سورۃ التوبۃ)

’’یہود نے کہا کہ عزیر (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے کافروں کی بات کی مشابہت کرتے ہیں خدا انہیں تباہ کرے کدھر پھرے جاتے ہیں۔‘‘

سورج پر من دون اللہ کا اطلاق:

وَجَدْ تُّھَا وَقَوْمَھَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ا

(پ۱۹ سورۃ النّمل)

''میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا۔''

جنات کے بارے میں مشکل کشائی کا عقیدہ:

اَنَّـہٗ کَـانَ رِجَـالٌ مِّـنَ الْاِنْـسِ یَعُـوْذُوْنَ بِـرِجَـالٍ مِّـنَ الْـجِـنِّ۔

(پ۲۹ سورۃ الجن)

''بے شک سب سے انسان کتنے جن مردوں سے پناہ پکڑتے تھے۔''

شیطان کو معبود بنایا گیا:

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَ کُمْ وَعْدَالْحَقِّ وَوَعَدْ تُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ ا وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْ تُکُمْ فَا سْتَجَبْتُمْ لِیْ ۵ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْ مُوْٓ ا اَنْفُسَکُمْ ا مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ا اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ا اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پ۱۳ سورۃ ابراھیم)

''جب کام پورا ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا مگر میں نے تم سے وعدہ خلافی کر دی اور مجھے تو تم پر کچھ غلبہ نہ تھا مگر یہ کہ میں

نے تمہیں بلایا پس تم نے میرے بات مان لی۔پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے اور جو تم نے اس سے پہلے مجھے شریک بنایا تھا میں اس کا انکار کرتا ہوں بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ ا

''خدا یہودیوں اور نصرانیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا۔''

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۵ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۬ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ (پ۱۱سورۃ یونس)

''جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے تو مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ پر قائم رہو! پھر ان میں پھوٹ ڈال دیں گے تو ان کے شریک کہیں گے کہ تم تو ہماری بندگی نہیں کرتے تھے! سوا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کافی شاہد ہے، ہمیں تو تمہاری عبادت کی خبر تک نہ تھی۔''

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ۵ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (۱۴سورۃ النحل)

''جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں

کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے ہوئے ہیں، مردے ہیں کہ ان میں جان نہیں اورنہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

☆ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں ہے جومرے ہوئے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

وَاِذَا رَاَی الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا شُرَکَآءَ ھُمْ قَالُوْا رَبَّنَا ھٰٓؤُلَآءِ شُرَکَآؤُنَا الَّذِیْنَ کُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِکَ فَاَلْقَوْا اِلَیْھِمُ الْقَوْلَ اِنَّکُمْ لَکٰذِبُوْنَ( )

''جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی وہ ہمارے شریک ہیں جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے، تب وہ انہیں کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔''

شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ جولوگ بزرگانِ دین کو پوجتے ہیں وہ بزرگ بے گناہ ہیں ایک شیطان وہی نا رکھ کر اپنے آپ کی پوجا کرتا ہے اسی لیے قیامت کے دن وہ کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا (پ۱۶سورۃ الکہف)

''کیا اب کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ میرے سوا میرے بندوں کو کارساز بنالیں؟ ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے دوزخ تیار کی ہے۔''

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ا وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ

(پ۲۲سورفاطر)

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت براری نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شریک بنانے سے منکر ہو جائیں گے اور جاننے والے کی طرح تجھے کوئی خبر نہیں دے گا۔''

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِي رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ا

(پ۸سورۃ الانعام)

''آپ فرما دیجئیے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے''

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰه تَأْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ

(پ۲۴سورۃ الزّمر)

''آپ کہہ دیجئے! اے جاہلو کیا تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم کرتے ہو؟''

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ا (پ۷سورۃ الانعام)

''انہیں آپ کہئیے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو معبود بناؤں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہیں، جو سب کو کھلاتے

ہیں اور ان کو کوئی نہیں کھلاتا‘‘

قُلْ اَرَئَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ا (پ۷ سورۃ الانعام)

’’آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت تمہاری بینائی لے لے اور تمہارے دلوں پر لا کر دے تو اللہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تم کو پھر واپس دلا دے؟‘‘

دلائلِ توحید کا نرالا انداز

موضوع انسان اور دلائل:

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ا بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (پ۳۰ سورۃ النزعت)

’’کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اس نے اس کو بنالیا، اونچا کیا اس کا ابھار پھر اس کو برابر کیا اور اندھیری کی رات اس کی اور کھول نکالی اس کی دھوپ اور انہیں کو اس کے پیچھے صاف بچھا دیا، باہر نکالا زمین سے اس کا پانی اور چاٹ اور پہاڑوں کو قائم کر دیا، کام چلانے کو تمہاری اور تمہاری چوپایوں کے۔‘‘

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا

الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّ عِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (پ۳۰ سورۃ عَبَسَ)

''آپ دیکھ لے آدمی اپنے کھانے کو کہ ہم نے ڈالا پانی اوپر سے گرتا ہوا، پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر پھر لگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور باغ گھنے اور میوہ اور گھاس، کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔''

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝

(پ۳۰ سورۃ الانفطار)

''اے آدمی کس چیز سے بہکا تو اپنے رب کریم پر؟ جس نے تجھ کو بنایا، پھر تجھ کو ٹھیک کیا پھر تجھ کو برابر کیا جس صورت میں چاہا، تجھ کو جوڑ دیا۔''

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝

(پ۳۰ سورۃ الطارق)

''اب دیکھ لے آدمی کہ کاہے سے بنا ہے، بنا ہے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے بے شک وہ اس کو پھر ہو سکتا ہے۔''

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ۲(پ۳۰ سورۃ الغاشیۃ)

''بھلا کیا نظر نہیں کرتے اونٹوں پر کہ کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا بلند کیا ہے اور پہاڑون پر کہ کیسے کھڑے کر دیتے ہیں اور زمین پر کہ کیسے صاف بچھائی ہے، سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے۔''

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (پ۳۰ سورۃ العلق)

''سکھلایا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا۔''

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ا مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ا فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رَجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنَ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ (پ۲۹ سورۃ الملک)

''جس نے بنائے سات آسمان تہہ بہ تہہ کیا دیکھتا ہے تو رحمان کے بنائے میں کچھ فرق، پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے تجھ کو دراڑ؟ پھر لوٹا کر نگاہ کر دو دو بار لوٹ آئے گی تیرے پاس تیری نگاہ رو ہو کہ تھک کر اور ہم نے رونق دی سب سے ورے آسمان کو چراغوں سے، اور ان سے کر رکھی ہے ہم نے پھینک مار

شیطانوں کے واسطے، اور رکھا ہے ان کے واسطے عذاب دہکتی
آگ کا۔‘‘

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ (پارہ ۲۹ سورۃ ملک)

’’کیا نہیں دیکھتے ہو اڑتے جانوروں کو اپنے اوپر پر کھولے
ہوئے اور پر جھپکتے ہوئے ان کو کوئی نہیں تھام رہا، رحمٰن کے سوا
اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز۔‘‘

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ
(پارہ ۲۹ سورۃ ملک)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧىَ الْمَوْتٰى (پ ۲۹ سورۃ القیامہ)

’’کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ چھٹا رہے گا بے قید بھلا نہ تھا وہ ایک
بوند منی کی جو ٹپکی پھر تھا لہو جما ہوا پھر اس نے بنایا اور ٹھیک کر
اٹھایا، پھر کیا اس میں جوڑا نہیں اور مادہ کیا یہ خدا زندہ نہیں کر سکتا
مُردوں کو؟‘‘

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ اِنَّا

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (پ۲۹سورۃ الدھر)

’’کبھی گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں کہ نہ تھا وہ کوئی چیز جو زبان پر آتی، ہم نے بنایا آدمی کو ایک دورنگی بوند سے ہم پلٹتے رہے اس کو پھر کر دیا اس کو سننے والا دیکھتے والا ہم نے سمجھائی اس کو راہ یا حق مانتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔‘‘

خدا کی کاریگری:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

(پ۲۷سورۃ الذّٰریٰت)

’’اور بنایا ہم نے آسمان ہاتھ کے بل سے اور ہم کو سب مقدور ہے، اور زمین کو بچھایا ہم نے سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں ہم اور ہر چیز کے بنا کے ہم نے جوڑے تاکہ تم دھیان کرو۔‘‘

ڈینگیں نہ مارو:

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (پ۲۷سورۃ النّجم)

’’وہ تم کو خوب جانتا ہے جب نیا نکالا تم کو زمین سے اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ میں، سومت بیان کرو یعنی خوبیاں وہ خوب جانتا ہے اس کو جو بچ کر نکلا۔‘‘

اَلرَّحْمٰنُ ۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۳ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ

(پ۲۷ سورۃ الرحمٰن)

''رحمٰن نے سکھلایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھایا اس کو بات کرنا سورج اور چاند کے لیے ایک حساب ہے اور جھاڑ اور درخت مشغول ہیں سجدے میں، اور آسمانوں کو اونچا کیا اور رکھی ترازو۔''

زمین وآسمان کی مخلوق اللہ ہی سے مانگتی ہے:

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ

(پ۲۷ سورۃ الرحمٰن)

''اس سے مانگتا ہے جو کچھ ہے زمین میں اور آسمان میں ہر روز وہ ایک دھندے میں لگا ہے۔''

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (پ۲۷ سورۃ الواقعۃ)

’’اب تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے؟ کیا تم اس کو کرتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کر دینے والے اگر ہم چاہیں تو کر ڈالیں اس کو روندا ہوا گھاس پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے! ہم تو قرض دار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے! بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا اس کو بادلوں سے یا ہم ہیں اتارنے والے؟ اور اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو کھارا پھر نہیں احسان مانتے بھلا دیکھو تو آگ جس کو تم سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے؟ ہم نے ہی تو بنایا وہ درخت یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والوں کے، سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے۔‘‘

أَفَلَمْ يَنْظُرُوٓا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

(پ ۲۶ سورۃ الکھف)

’’کیا نہیں دیکھتے آسمان کو اپنے اوپر کیا ہم نے اس کو بنایا اور رونق دی اور اس میں نہیں کوئی سوراخ اور زمین کو پھیلایا اور ڈالے اس میں بوجھ اور اگائی اس میں ہر ہر قسم کی رونق کی چیز،

سمجھانے کو اور یاد دلانے کو اس بندہ کے لیے جو رجوع کرے اور اتارا ہم آسمان سے پانی برکت کا اور پھر اگائے اس سے باغ اور اناج کا کھیت جو کاٹا جاتا ہے اور کھجوریں لمبی ان کا خوشہ ہے، تہہ بہ تہہ، روزی دینے کو بندوں کے اور زندہ کیا ہم نے اس سے ایک مردہ دیس کو یوں ہی ہوگا نکل کھڑے ہونا۔''

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (پ۲۵ سورۃ الجاثیۃ)

''اور بدلنے میں رات دن کے اور وہ جو اتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر زندہ کر دیا اس نے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد اور بدلنے میں ہواؤں کے نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو سمجھ سے کام لیتے ہیں۔''

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

(پ۲۵ سورۃ الدخان)

''جس دن کام نہ آئے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ بھی نہ ان کو مدد پہنچے۔''

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ۔ (پ۲۵ سورۃ الدخان)

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

(۲۵سورۃالزُّخْرُف)

''اور جس نے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دیا تمہارے واسطے کشتیوں اور چوپایوں کو جس پر تم سوار ہوتے ہوتا کہ چڑھ بیٹھو تم اس کی پیٹھ پر، پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اس پر اور کہو پاک ذات ہے وہ جس نے بس میں کر یا ہمارے اس کو اور ہم نے تھے اس کو قابو میں لا سکتے۔''

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (پ۲۵سورۃ حٰمٓ السَّجدۃ)

''اب ہم دکھلائیں گے ہم ان کو اپنے نمونے دنیا میں خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ کھل جائے ان پر کہ یہ ٹھیک ہے''

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۲۴سورۃالمومن)

''اللہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو عمارت، اور روزی دی تم کو ستھری چیزوں سے وہ اللہ ہے رب تمہارا سو بڑے برکت ہے اللہ کی جو رب ہے سارے جہان کا۔''

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلاً مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (پ۲۴سورۃ المومن)

’’وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون جمے ہوئے سے پھر تم کو نکالتا ہے بچہ پھر جب تک کہ پہنچو اپنے پورے زور کو پھر جب کہ ہو جاؤ تم بوڑھے اور کوئی تم میں ایسا ہے کہ مر جاتا پہلے اور جب تک پہنچو لکھے وعدے کو۔‘‘

یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلاَثٍ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ۔

’’پیدا کرتا ہے تمہیں ماؤں کے پیٹوں میں پیدائش کے بعد پیدائش درجہ بدرجہ تین اندھیروں میں وہی اللہ تمہارا الٰہ اور کارساز ہے۔‘‘

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَ اَلْوَانِکُمْ۔

’’زبانوں کے مختلف ہونے میں اللہ کی کارسازی اور توحید کی نشانیاں ہیں۔‘‘

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ا ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ لَهُ الْمُلْكُ ا وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ (پ۲۲سورۃ فاطر)

اَ لَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۚ (پ۲۲ سورۃ فاطر)

''کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے مختلف رنگوں کے پھر نکالے اور پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں، سفید اور سرخ کہ ان کی رنگتیں بھی مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں۔''

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ (پ۲۱ سورۃ لقمن)

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بلا ستون کے بنایا اور زمین میں پہاڑ ڈال رکھے ہیں کہ وہ تم کو لے کر ڈانواں ڈول نہ ہونے لگیں اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس زمین میں ہر طرح کے عمدہ اقسام اگائے، یہ تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں، اب تم مجھ کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انہوں نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔''

مسئلہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ۱۸ سورۃ النور)

''وعدہ دیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تم میں سے اور کئے انہوں نے اچھے کام کہ ضرور ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جیسے بنایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے، اور ضرور ضرور تمہیں دے گا ان کے لیے ان کے دین کو وہ دین جو پسند کیا اللہ نے ان کے لیے اور ضرور ضرور بدلے میں دے گا ان کو بعد ان کے ڈرنے کے امن عبادت کریں گے وہ میری نہ شریک کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو اور جو کفر کرے بعد اسکے پس وہی لوگ ہیں اعلیٰ درجے کے فاسق۔''

شانِ نزول:

جب مسلمان تیرہ برس کفارِ مکہ کے ظلم سہتے سہتے صبر و استقامت کی آخری حد تک پہنچ گئے تو خدا کی اجازت سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے مگر یہاں بھی ان کو امن نہ ملا اور کفار کی طرف سے پے در پے ان پر حملے ہونے لگے بسا اوقات مسلمانوں کو ہر وقت مسلح رہنا پڑتا تھا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کی زبان سے یہ کلمہ نکلا

کہ کبھی ہم کو امن و امان کا زمانہ بھی نصیب ہو گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس وقت کے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا کہ تمہیں اس زندگی میں تین انعامات سرفراز کیا جائے گا۔

☆ استخلاف فی الارض، .... یعنی (زمین کی حکمرانی)

☆ تمکین دین ،...........یعنی (غلبۂ دین)

☆ خوف کے بعد امن

☆ جن کو خلافت دی جائے گی وہ عابدِ شب زندہ دل ہوں گے۔

☆ مُشرک نہیں ہوں گے۔

☆ خلافت ہم رنگ خلفائے سابقین یعنی (انبیائے کرام) ہو گی۔

☆ یہ خلافت علیٰ منہاج النبوت ہو گی۔

☆ انبیائے بنی اسرائیل کے متعلق ارشاد ہے کہ ان کو سلطنتِ عظیمہ اور بڑے جاہ وجلال کی حکومت ملی تھی......وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ......میں اس کی تصریح ہے۔

چنانچہ خلفائے راشدین کو بھی ملکِ عظیم نصیب ہوا جس میں روم اور ایران جیسی سلطنتیں زیرِ نگیں ہو چکی تھیں اور جزیرہ عرب، ملکِ شام اور مصر بھی قبضہ میں آ چکا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافتِ فتوحات کا عظیم دور تھا۔

استخلاف کے معنی:

خلیفہ بنانا یعنی کسی کو کسی کا جانشین کرنا یا بادشاہ بنانا قرآن شریف اور احادیث میں یہ لفظ اس معنی میں مستعمل ہے:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ

''یعنی اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا۔''

وعدۂ خلافت اگرچہ پوری قوم سے ہے مگر اس سے مراد خاص افراد ہوں گے کیونکہ جب قوم کے مخصوص افراد کے پاس حکمرانی کے اختیارات ہوتے ہیں تو اس سے پوری قوم کی حکمرانی مراد لی جاتی ہے جس طرح انگزوں کی حکومت کہا جاتا ہے حالانکہ حکمران تو قوم کے چند افراد ہوں گے مگر پوری قوم مراد لی جائے گی۔

تمکین:

روم، ایران، شام، مصر پر قبضہ ہونے کے بعد تمکین بھی حاصل ہو جائے گی غلبہ دین۔

لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ:

لَهُمْ کلامِ عرب میں سبب کے لیے بھی آتا ہے اگر یہاں سبب کے معنی لیے جائیں تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ دین کو جو غلبہ ملے گا اس کا سبب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں گے۔ اور اگر...... لَهُم ...... نفع کے معنی میں ہوگا تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ اس تمکین سے فائدہ بھی صحابہ کرام کو حاصل ہوگا اور یہ بڑے اطمینان سے خدا کی عبادت کریں گے۔

استدلالِ اہلسنّت:

اس آیت کریمہ سے خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا ثبوت اس طرح واضح ہوتا ہے جس طرح حدیث رایۃ سے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کا محبّ و محبوب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حدیثِ رایۃ یہ ہے کہ غزوہ خیبر میں ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا محبّ و محبوب ہوگا، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ جس وقت حضور ﷺ نے یہ حدیث ارشاد

فرمائی اس وقت کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس حدیث میں کس کے اوصافِ جمیلہ بیان ہورہے ہیں۔ سب کے دل اس دولتِ خداداد کی تمنا سے پُر تھے مگر جب دوسرے روز جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا گیا تو سب کو معلوم ہوگیا کہ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

اس آیت کریمہ کا اصلی مفہوم بھی اس وقت سامنے آیا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے اور چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔ اس آیت کریمہ سے چند امور کی نشاندہی ہوتی ہے اور ان پر نمبروار غور کرنا ہے۔

نمبر1: موعود لہ کون ہے؟ یعنی خلافت کا وعدہ کس سے ہے۔

نمبر2: اس وعدے کے پورا ہونے کی کیا صورت ہوگی۔

نمبر3: جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا وہ کس دور میں حاصل ہوئیں۔

جن لوگوں سے وعدہ ہوا:

وَعْدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوالصّٰلِحَاتُ ا

''اللہ کا وعدہ اہلِ ایمان اور عملِ صالح کے پیکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہے۔''

لفظ مِنْكُمْ ...... سے مراد اس زمانہ میں موجود اصحابِ رسول ﷺ ہوں گے کیونکہ مِنْكُمْ میں حاضر مخاطب کا ہونا ضروری ہوگا۔ کسی جماعت کو بشارت سنا کر ان کا ایک آدمی بھی اس میں شامل نہ کرنا سراسر فریب ہوگا اور کلامِ الٰہی اس سے بری ہے۔

استخلافِ کامل:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر اس قدر کامل بیعت ہوئی تھی کہ شیعہ بھی اس کا انکار نہیں کرسکے چنانچہ شیعہ کی مشہور کتاب احتجاجِ طبرسی میں ہے:

مامن الامۃ احد بایَعَ مکرھًا غیر علی واربعتنا۔

(احتجاج طبرسی ص ۲۸)

''امت میں کوئی ایسا نہیں ہے جس نے بغیر دلی رضا کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہو سوائے علی رضی اللہ عنہ اور ہمارے چار اشخاص کے۔''

تمکینِ دین:

غلبۂ دین کی یہ کیفیت تھی کہ ان کی خلافت میں تمام اطراف عرب وعجم میں اسلام پھیل گیا اور ہر جگہ مفتی وقاضی مقرر ہوگئے، ایران اور روم اسلام کی دو طاقتور دشمن حکومتیں تھیں ان کو بھی حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں زیر وزبر کردیا گیا اور اسلام کے زیرِ نگیں آگئیں۔ اسلام کے قدم روم کی زمین پر اس طرح جم گئے کہ ان کو اکھاڑنا کفر کے بس کی بات نہ رہی۔

خوف کے بعد امن:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق واتحاد اور یک جان ہونے کی وجہ سے پوری اسلامی سلطنت میں مثالی امن وامان ہوگیا۔ شیعہ کی کتاب نہج البلاغہ میں ہے کہ جب ایران کی لڑائی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

والعربُ الیوم وان کانوا قلیلاً فهُمْ کثیرون بالاسلام و عزیزون بالاجتماع ۔

''اہل عرب کی تعداد اگر چہ آج کم ہے لیکن وہ بسببِ اسلام کے بہت طاقتور ہے اور باہمی اعتماد کی وجہ سے بہت غالب ہیں، ایک دن تھا کہ مسلمان ہر وقت ہتھیار بند رہتے تھے مگر آج امن کا یہ عالم تھا کہ ایک بڑھیا پوری اسلامی سلطنت میں ڈھیروں سونا لے کر پھر رہی ہے اور اس کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر کوئی نہیں دیکھ سکتا''

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ صبا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

ثابت ہوا کہ بحوالہ خلافت خلفائے ثلاثہ کی تھی کیونکہ تینوں چیزوں بدرجہ اتم ان کے دورِ خلافت میں پوری ہوئیں۔

مفسرین کی آراء:

امام ابنِ کثیر فرماتے ہیں کہ:

ھذا وعد من اللہ تعالیٰ لرسولہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ بانہ یجعلُ امۃ خلفاء الارض وولاۃ علیھم۔

(زیرآیت لیستخلفنھم فی الارض)

امامِ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

و فی الایۃ دلالۃ علی خلافت الصدیق وامامۃ الخلفاء الراشدین (معالم

التنزیل زیر آیت لیستخلفنهم فی الارض)

صاحب تفسیرِ کبیر ارشاد فرماتے ہیں:

انما کان فی ایام ابی بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ لان فی ایام هم کانت الفتوح العظیمة وحصل التمکین و ظهور الدین والامن ولم یحصل ذالك فی ایام علیؓ۔

صاحب تفسیرِ مدارک فرماتے ہیں:

والایة اوضح دلیل علیٰ حقیقة خلافة الخلفاء الراشدین لاَنّ المستخلفین الّذین آمنوا وعملوا الصالحات۔

تفسیر روح المعانی میں ہے:

واستدل کثیر بهذا الایة علی صحة خلافة الخلفاء الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم لان الله تعالیٰ وعد فیها من حضرة الرسالة من المومنین بالاستخلاف و تمیکن دین الامن العظیم من الاعداء ۔

خلفائے راشدین پر احادیث سے استدلال:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینهما انا نائمٍ راتنی علی قلیب علیها دلوفنزعت منها ماشاء الله ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع منها زنوبا اوزنوبین و فی نزعهٖ ضعف والله یغفرله۔

ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب ولم ار عبقر من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن۔

(بخاری۔ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا میں نے خواب میں اپنے کو ایک کنویں پر دیکھا ڈول بھی اس پر تھا میں نے اس سے جس قدر خدا کو منظور تھا ڈول بھرے پھر اس ڈول کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لے لیا انہوں نے ایک دو ڈول بھرے مگر ان کے بھرنے میں کچھ ضعف تھا، اللہ ان کو بخشے، پھر وہ ڈول (بڑا) بن گیا پھر اس کو عمر نے یا میں نے کسی زور آور کو ایسا نہیں دیکھا کہ وہ عمر کی طرح زور و طاقت سے بھرتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے۔''

اخرج ابو داؤد عن ابی بکرۃ رض ان رجلاً قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم رایت کان میزاناً نزل من السماء فوزنت انت و ابو بکر فرجحت انت ووزن ابو بکر رض و عمر رض فرجح ابو بکر رض ووزن عمر رض و عثمان رض فرجح عمر رض ثم رفع المیزان فاشآء لها رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی فاء ذالك فقال خلافة نبوة ثم یوتی الله الملك من یشاء۔

''ابو داؤد نے حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری اس میں آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وزن کیے گئے پس آپ وزنی رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وزن کیے گئے اور عمر رضی اللہ عنہ وزنی رہے، بعد اس کے

وہ ترازو اوپر اٹھالی گئی، اس خواب کو سن کر رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوا، آپ نے فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت ہے اس کے بعد خدا جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا۔"

عن جبیر ابن مطعم ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کلمۃ فی شئی فا مرھا ان ترجع قالت ان لم اجد کانھا تقول الموت قال ان لم تجد ینی فاتی ابی بکرؓ

(بخاری ومسلم)

"جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک عورت رسولِ خدا ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ پھر آنا اس نے کہا کہ اگر میں آپ کو نہ پاؤں مطلب یہ کہ آپ کی وفات ہو جائے تو، آپ نے فرمایا مجھے نہ پاؤ تو ابو بکرؓ کے پاس جانا"

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قبیل مرضہ لقد ھممت اواردت ان ارسل الی ابی بکرؓ اوابنہ فاعھد ان یقول القائلون او یتمن المتمنون ثم قلت یابی اللہ و یرفع المومنون ۔

"حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ پہلے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور عہد نامہ لکھ دوں تا کہ کہنے والے کچھ کہہ

نہ سکیں، اور تمنا کرنے والے کچھ تمنا نہ کرسکیں، پھر میں اپنے دل میں کہا کہ چھوڑیں اللہ اور مسلمان ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے۔''

ذَالِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ ا قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ا وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (پ۲۵ سورۃ الشوریٰ)

''یہ وہ انعام ہے جس کی خوش خبری سناتا ہے اللہ اپنے ان بندوں کو جنہوں نے نے ایمان قبول کیا اور انہوں نے اچھے کام کئے۔ اے نبی! کہہ دیجئے کہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ اجرت سوا محبت کے قرابت میں اور جو شخص کرتا ہے کچھ نیکی بڑھا دیتے ہیں ہم اپنی طرف سے اس نیکی میں خوبی۔ تحقیق اللہ بخشنے والا اور قدر دانی کرنے والا ہے''

اہلسنّت کے ہاں سورۃ مودۃ فی القربیٰ کا مفہوم اس طرح ہوگا کہ ''فرما دیجئے میں کوئی اجرت نہیں چاہتا سوا اس کے کہ قرابت کی وجہ سے میرے ساتھ محبت و مہربانی کرو یعنی مجھے ایذا نہ پہنچاؤ، تبلیغِ رسالت میں مزاحمت نہ کرو!

شیعہ کی نزدیک آیت فی القربیٰ کا مفہوم ہے کہ میں امرِ رسالت میں سوائے اہلِ بیت کی محبت کے اور کچھ نہیں مانگتا، یعنی میری تمام محنت کا صلہ یہ ہے کہ میرے اہلِ بیت سے محبت کرو! میرے رشتے داروں کو مان لو؟

شیعہ کا معنی چار وجوہات کی بنا پر مردود ہے:

وجہ اول .... آیات قرآنیہ کے خلاف ہے۔

وجہ دوم .... احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے۔

وجہ سوم .... عظمتِ نبوت کے منافی ہے۔

وجہ چہارم .... عقل کے خلاف ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام

کے تذکروں میں ان کا علیحدہ علیحدہ اپنی امتوں کو جواب منقول ہے کہ:

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۱۹ سورۃ الشعرآء)

اگر اس معنی کو تسلیم کرلیا جائے تو یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اعلان کے خلاف ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ

(پ۷ سورۃ الانعام)

یعنی ''اے نبی! کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس کی کچھ اجرت نہیں مانگتا یہ تو نصیحت ہے سارے جہان کے لیے۔''

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِيْنَ

(پ۱۲سورۃ یوسف)

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

(پ۱۸سورۃ مومنون)

یعنی ''اے نبی! کہ آپ ان لوگوں سے کچھ خرچ مانگتے ہیں، آپ کے پروردگار کا دیا ہوا خرچ آپ کے لیے بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔''

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(پ۱۹سورۃ فرقان)

''اے نبی! کہہ دیجیے میں اس کی کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا سوا اس کے کہ جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچے کی راہ اختیار کرے۔''

قُلْ مَاسَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ

یعنی ''اے نبی! کہہ دیجیے کہ میں نے اگر تم سے کوئی اجرت مانگی ہو تو وہ تمہارے لیے ہے یعنی اس کو تم اپنے پاس رکھنا مجھے نہ دینا، میری اجرت تو اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز پر مطلع ہے۔''

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ۲۳سورۃ صٓ)

''اے نبی! کہہ دیجیے میں تم سے اس کی کچھ اجرت نہیں مانگتا اور

میں نہیں تکلیف کرنے والوں میں نہیں کہ دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ یہ تو ایک نصیحت ہے سارے جہان کے لیے"

انبیاء علیہم السلام کی قرآنِ مجید نے واجب الاتّباع ہونے کی بڑی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ:

اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ

"یعنی ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پر ہیں۔"

قرآنِ مجید نے جب شیعہ کے چلنے نہ دیا تو انہوں نے قرآنِ حکیم میں تحریف شروع کردی، حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جسے ایک شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں نقل کیا ہے جو شیعہ پر ہُو بہُو فٹ آتا ہے کہ:

"سلمان بمردم گفت کہ گردنحستند از قآن بسوئے حدیث زرا کہ قرآن را کتاب رفیعے یافتید درآنجا شمارا حساب مے نمائند بہ نقیر وقطمیر وفتیل یعنی بہ امرے خوروے وریزہ پس تنگی کرو بہ شمار احکام قرآن پس گردنحستند بسوئے احادیث کہ کاررا بہ شما کشادہ وآسان کروہ است" (حیات القلوب ج۲ص۶۳)

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم قرآن سے بھاگ کر حدیث کی طرف گئے کیونکہ قرآن کو تم نے ایک بلند کتاب پایا، کہ اس میں ذرہ ذرہ سی چیزوں پر گرفت ہوتی ہے! پھر قرآن کے احکام پر تم نے تنگی کی اس لیے ان حدیثوں کی طرف تم بھاگے جنہوں سے کام کو تم کشادہ اور آسان کردیا۔"

شیعہ کا معنیٰ احادیث کے خلاف ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما انه سئل عن قوله الا المودة فی القربی فقال سعید ابن جبیر قربی الیٰ محمد ﷺ فقال ابن عباد عجلت ان النبی ﷺ لم یکن بطن عن قریش الا کان له فیهم قرابةً فقال الا ان تصلو ماییني و بینکم من القرابة (بخاری کتاب التفسیر)

''صحابی فرماتے ہیں کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیتِ سورۃ فی القربیٰ کا مطلب پوچھا گیا، سعید بن جبیر نے کہا قرابت آلِ محمد ﷺ کی راہ ہے تو ابنِ عباس نے فرمایا کہ تم نے جواب دینے میں عجلت کی اصل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ قریش کے ہر خاندان سے قرابت تھی لہٰذا فرمایا کہ میرے اور تمہارے درمیان میں جو قرابت ہے اس کا لحاظ کرو!''

اس حدیث کی مثل مسلم، ترمذی میں بھی موجود ہے، ابنِ جرر طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں اسی روایت کی تائید میں کثیر روایات کو نقل فرماتے ہیں۔ تفسیرِ حازن، مدارک، روح المعانی، تفسیرِ کبیر، تفسیر درِ منثور میں اس تفسیر کی تائید مطاعلہ کی جاسکتی ہے۔

محدثِ اعظم حضرت شاہ ولی اللہ اس کا ترجمہ:

عظمتِ رسالت کے منافی ہے:

پیغمبرِ خدا کی یہ عظمت کے منافی ہوگا کہ اپنی تمام جدہ جہد کا صلہ اپنے رشتے

داروں کی محبت کی صورت میں مانگیں اور مانگیں کن سے اپنے مخالفین سے! اور پھر رشتے دار بھی مخصوص، بھلا ان سے کفار کو کیا واسطہ؟

شیعہ کا معنیٰ عقل کے خلاف ہے:

سورۃ شوریٰ مکی ہے اور بات اظہر من الشّمس ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرتِ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہی نہیں ہوئی تھی۔ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما ابھی پیدا تک نہیں ہوئے تھے اس لیے ان کی محبت کو صلہ میں مانگنا اور پھر کفارِ مکہ سے مانگنا یہ عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

اہلِ سُنت کا ایک گروہ اس کو قرابت داری یعنی رشتہ داری کے معنی میں لیتا ہے۔ یہ تفسیر حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ہے اس کو بہت راویوں امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، طبرانی، بیہقی اور ابنِ سلا نے نقل کیا ہے اور یہی تفسیر عکرمہ، قتادہ، سُدی، ابو مالک، عبدالرحمٰن بن زید، ضحاک عطا بن دینار اور دوسرے اکابر مفسرین نے بیان فرمائی ہے۔

ایک گروہ قربیٰ کو قرب اور تقرب کے معنی میں لیتا ہے ان کا استدلال قرآنِ حکیم کی یہ آیت کریمہ ہے:

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلاً

(پ۱۹ سورۃ الفرقان)

''جس کا جی چاہے اپنی رب کا راستہ اختیار کر لے''

تیسرا گروہ اس کو اقارب اور رشتے داروں کے معنی میں لیتا ہے۔

آیتِ مباہلہ

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

(پ۳ سورۃ آل عمران)

''پھر جو شخص آپ سے جھگڑا کرے عیسی علیہ السلام کے بارے میں بعد اس کے کہ آ گیا آپ کے پاس علم تو کہہ دیجئے کہ آ ؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی ذاتوں کو اور تم اپنی ذاتوں کو پھر گڑ گڑا کر دعائیں مانگیں پھر کریں ہم اللہ کی لعنت جھوٹ بولنے والوں پر۔''

شانِ نزول:

مدینہ کے قریب بخران نامی ایک بستی عیسائیوں کی تھی، ۹ ھ میں ان کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا مقصدِ آمد یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کوئی صورت پیدا کی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا جائزہ لیا جائے اور مستقبل میں تحفظ حاصل کرنے کے لیے بات چیت کی جائے، انہوں نے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سوالات کیئے جن کی تفصیلی جوابات اسی سورۃ میں موجود ہیں ان باتوں کو جواب تو ان سے نہ بن پڑا البتہ کج بحثی شروع کر دی اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا شروع کر دیا جس پر یہ آیت مباہلہ نازل ہوئی۔

عیسائیوں کا جواب:

جب نبی اکرم ﷺ نے حکمِ خداوندی عیسائیوں کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ ہم مشورہ کرکے اس کا جواب دیں گے، انہوں نے اپنے بڑے راہبوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم کو معلوم تو ہو چکا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے نبی ہیں تو ضروران کے ساتھ مباہلہ نہ کرو کیونکہ جس قوم نے اللہ کے نبی کے ساتھ مباہلہ کیا تو اس کا کوئی فرد بھی بچنے نہیں پایا حتیٰ کہ مرد عورتیں، بوڑھے، بچے تمام کے تمام تباہ و برباد ہو گئے۔ یہ سن کر ان کی ہمتپست ہوگئی اور انہوں نے مباہلہ سے انکار کر دیا اور جزیہ دینا قبول کرلیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اہلِ نجران مباہلہ کرتے تو سوٴر اور بندر ہوجاتے، اور تمام میدان آگ سے بھر جاتا اور نجران میں انسان تو انسان درختوں کے اوپر چڑیاں بھی نہ بچتین، ایک سال کے اندر سب کے سب ہلاک ہوجاتے۔

مباہلہ میں شرکت کے لیے کن کو بلایا:

اخرج ابن عساکر عن ججعفر بن محمد عن ابیه فی هٰذه الاية تعالوا ندع ابناء نا الاية قال فجاء با بی بکرؓ وولده و بعمرؓ وولده و بعثمانؓ وولده و بعلیؓ وولده

(روح المعانی ج اول ص ٦٠٦)

''ابنِ عساکر امامِ جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے اس آیت یعنی تعالوا ندع ابنائنا کے متعلق روایت کیا ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی بمع ان کی اولاد کے بلالیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو بمع اولاد اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی بمع اولاد اور

علی رضی اللہ عنہ کو بھی بمع اولاد بلا لیا تھا۔"

مخالفینِ صحابہ اس آیت سے خلافتِ علی بلا فصل ثابت کرتے ہیں۔

استدلال:

اس آیت کے نزول کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لیا تھا اور کسی کو اپنے ساتھ نہیں لیا تھا۔ مفسرین نے کہا ہے کہ انفنا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابناء نا سے حسنین رضی اللہ عنہما اور نساء نا سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ اس آیت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نفسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا گیا ہے اس سے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی معصومیت اور خلافت ثابت ہو گی۔

اہلِ سُنت کا مؤقف:

اس آیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل تو کیا مطلقاً خلافت کا ثبوت بھی نہیں ملتا، اگر اس آیت کو شیعہ کے مؤقف کی ترجمان سمجھ لیا جائے تو اس میں مندرجہ ذیل خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

پہلی خرابی:

مخالفین کا استدلال آیتِ قرآنی پر نہ رہا بلکہ شانِ نزول کی حدیث پر قائم ہوئی اور حدیثِ نزول حدِ تواتر کو نہیں پہنچی کیونکہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لینے کا مضمون روایت ہی میں ہے آیت میں نہیں۔

دوسری خرابی:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا بلانا تو صحیح روایات سے

ثابت ہے اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں مگر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بلانا اکثر صحیح روایات میں نہیں ہے چنانچہ امام طبری اپنی تفسیر طبری ج سوم ص ۱۹۲ پر فرماتے ہیں کہ:

حدثنا ابن حمید قال حدثنا جریر قال فقلت للمغیرۃ ان الناس یروون فی حدیث نجران علیًا کان معھم فقال اما الشعبی فلم یذکرہ فلا ادری بسوء رای بنی امیہ فی علی اولم یکن فی الحدیث۔

''ہم سے ابن حمید نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں مغیرہ سے کہا کہ لوگ نجران کے قصے میں روایت کرتے ہیں کہ علی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہوں نے کہا کہ شعبی نے علی کا ذکر نہیں کیا، اب میں تمہیں نہیں جانتا کہ بنی امیہ کا خیال چونکہ علی کے بارے میں خراب تھا اس لیے شعبی نے ان کا ذکر نہیں کیا یا دراصل تھے ہی نہیں۔''

اسی طرح ایک روایت قتادہ کی اسی تفسیر میں منقول ہے اس میں حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

تیسری خرابی:

انفسنا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور ابناء نا سے حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کا اور نسائنا سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معنی کرنا اور اسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا کذب علی الرسول کے مترادف ہوگا۔

چوتھی خرابی:

لفظ ......اَنْفُسَنَا...... پر مفسرین کا اجماع قطعاً نہیں ہے کہ اس سے صرف

حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں بلکہ اکثر مفسر محققین اس کے خلاف ہیں۔ امامِ طبری فرماتے ہیں کہ:

لانسلم ان المراد بانفسنا الا میر بل المراد نفسه الشریف صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر طبری ج سوم ص ۱۹۲)

تفسیرِ کشاف میں ہے:

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآئَکُمْ ای یدع کل منی و منکم ابناء ہ ونساء ہ و نفسه الی المباهلة۔ (تفسیر کشاف)

تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای یدع کل مناد منکم نفسه واعزۃ اهله۔

پانچویں خرابی:

اس سے تمام مخصوص افراد مراد لیے گئے حالانکہ اگر مباہلہ ہوتا تو مفسرین کی رائے گرامی یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو مباہلہ میں شرکت کا حکم ملتا۔ چنانچہ تفسیرِ محیط ج ا ص ۴۷۹ میں ہے:

ولو عزم نصارٰی نجران علی المباهله و جاء و لا مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین ان یخرجوا باها لیهم للمباهلة۔

چھٹی خرابی:

انفسنا ...... سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور...... نساءنا ...... سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور...... ابناء نا ...... سے حضرات حسنین کا مراد لینا لغتِ عرب اور محاورۂ عرب کے خلاف ہے۔

○ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔

○ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔

لغت عرب میں ابن بیٹے کو کہتے ہیں اور نواسے کو ابن البنت کہتے ہیں۔

☆ لفظ نساء جب کسی کی طرف مضاف ہوکر بولا جاتا ہے تو اس سے مراد اس کی زوجہ ہوتی ہے جیسے یانساء النبی ﷺ۔

☆ آیت تطہیر میں ام سلمہ نے چادر کے نیچے آنے کو کہا تو فرمایا انك علىٰ خير ......

ساتویں خرابی:

نفس رسول ﷺ ماننے سے حضرت سیدہ کے ساتھ نکاح کس طرح جائز ہوگا اگر لفظ انفس سے استحقاق ثابت ہوتا ہے تو پھر تمام اہل مکہ کا استحقاق خلافت ماننا پڑے گا۔

☆ حضرت امام نسائی کو فضائل علی رضی اللہ عنہ بیان کرنے کیوجہ سے نواصب نے قتل کردیا۔

فضائل علی کی روایتوں کو نقد و جرح کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔

مسئلہ آیۃ تطہیر

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً (پ۲۲ سورۃ الاحزاب)

''اے اہل بیت نبی اللہ تو ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرے اور تم کو پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے''۔

اہل سنت کا مؤقف:

اہل سنت کا مؤقف یہ ہے کہ اس آیت میں ازواج مطہرات کا تذکرہ ہے اوراہل بیت کا اولین مصداق ازواج مطہرات ہیں۔

اہل تشیع کا مؤقف:

رافضیوں کا مؤقف یہ ہے کہ اس آیت کریمہ سے مراد علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ ہیں انہیں اہل بیت کہا جائے گا۔

اہل سنت کے دلائل:

اہل سنت کے دلائل میں پہلی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ پوری اور مکمل آیت نہیں بلکہ ایک آیت کا ایک حصہ ہے اب اس آیت کے حصے کا مفہوم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے سیاق وسباق پر نظر رکھی جائے جب ہم ایک سرسری نظر سے بھی دیکھتے ہیں تو آیت کریم کے سیاق میں تمام ہدایات اور نصیحتیں ازواج مطہرات کو دی گئی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کا مطلب بھی ازوازج مطہرات کا لیا جائے گا۔

☆ یانساء النبی کے خطاب کا آغاز کرنا ہی ثابت کرنا ہے کہ اس ایت میں اللہ

تعالیٰ نے ازواج مطہرات ہی کو خطاب فرمایا ہے۔

☆ قرآن حکیم میں اہل بیت کا لفظ ازواج مطہرات پر ہی بولا گیا ہے۔

☆ اس آیت کے علاوہ دو مقامات پر مزید لفظ اہل بیت بولا گیا ہے جس میں اہل بیت سے مراد بیوی ہے۔

○ اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَهْلَ الْبَيْتِ۔

(پ۱۲سورۃ ہود)

''کیا تم اللہ کے امر پر تعجب کرتی ہو اس گھر کے لوگو! تم پر تو اللہ کی رحمت ہے اور اس کی برکتیں ہیں''

○ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ۔

''کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتہ دوں جو تمہارے لئے اس بچے کی پرورش کا ذمہ لیں''۔

ان دونوں آیتوں سے معلوم کہ گھر والے ہیں بیوی شامل ہوتی ہے۔

☆ حضرت ابن عباس عروہ بن زبیر اور عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج النبی ﷺ ہیں

قال ابن عباس نزلت فی نسآء النبیﷺ و قال عکرمة من شاء باھلته۔ (روح المعانی ج۲۲ص۱۲)

☆ اہلیہ گھر والی کو ہی کہتے ہیں۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ...... قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوا

☆ بیٹی کا گھر عرفاً والدین کا گھر نہیں ہوتا بلکہ بیٹی کا اصل گھر اس کے خاوند کا گھر ہوتا ہے اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ اپنی بیٹی کے گھر جا رہا ہوں۔

چونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مستقل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر رہتی تھیں اس لئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا گھر علی کا گھر ہوگا نبی کا گھر نہیں ہوگا۔

اہل تشیع کے دلائل:

اہل تشیع کہتے ہیں اس آیت کے نزول کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا اور دعا فرمائی کہ:

اَللّٰھُمَّ ھٰؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔

”خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں ان پر سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں پاک کر دے“۔

جواب اہل سنت:

حضور ﷺ کا ان کو بلانا ازراہ شفقت تھا تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور وہ بھی اس فضیلت میں شامل ہو جائیں اس معنی سے اہل سنت کو کوئی اعتراض نہیں!

☆ ازواج مطہرات کو اس لئے نہیں بلایا کیونکہ وہ پہلے سے حقیقتاً اس آیت میں شامل تھیں جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی چادر میں داخل فرمالیں تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: انت علی مکانك انك علی خیر۔

☆ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو چادر میں داخل فرما کر ان کے لئے دعا فرمائی۔(روح المعانی ج۲)

اللّٰھم ھئولاء اھل بیتی ......اس سے مقصود یہ بتانا ہے کہ یہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں یہ ہی اہل بیت نہیں۔

☆ اس آیت سے معصومیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ تزکیہ نفس اور باطنی تنویر مقصود ہے چنانچہ علامہ محمود آلوسی روح المعانی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

والمعنی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الذنوب و المعاصی و یحلیکم باالطاعة والتقویٰ۔

☆ اگر اس آیت سے معصوم ہونا ثابت ہوتا ہے تو صحابہؓ بدر کا معصوم ہونا بھی ثابت ہوگا۔

وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ویذھب عَنْكُمْ رِجْسُ الشَّيْطَانِ۔

☆ اگر آپ اس آیت سے عصمت کا استدلال کرتے ہیں تو اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے جو صرف اور صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق قرآن میں تقدس اور پاکیزگی کا بیان کر رہی ہے۔

الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ للطَّيِّبَاتِ

☆ اگر علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ پہلے سے معصوم تھے تو اس آیت کا مفہوم کیا ہو گا؟۔

☆ کیا شیعہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہوں گے کہ یہ حضرات نزول آیت سے پہلے پاک نہیں تھے؟ (معاذ اللہ)

☆ شیعہ اگر اس آیت سے چار کو معصوم بتاتے ہیں تو کافی کلینی ج اول ص ۶۰۹ پر حدیث امام جعفر صادق سے صحابہ کے متعلق نقل ہے کہ:

الذین اخبر عنھم فی کتابه انه اذھب عنھم الرجس و طھرھم

تطہیرا۔

☆ اس آیت کے نزول سے سات برس پہلے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہو گیا تھا اور وہ بیت علی رضی اللہ عنہ میں جا چکی تھیں اور نزول آیت کے وقت وہ بیت علی رضی اللہ عنہ میں تھیں بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں تھیں!

نزول آیت کے وقت ازواج مطہرات کون تھیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا،سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا،سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا،سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا،سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا،سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا،اورسیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا۔

تفسیر آیت معیت یعنی مناقب اصحاب رسول ﷺ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (پ۲۶ سورۃ الفتح)

’’محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ہمراہ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے چاہتے ہیں وہ بخشش اللہ کی طرف سے اور اس کی خوشنودی نشانی ان کے مقبول ہونے کی ان کے چہروں میں نمودار ہے تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال یہ ہے کہ وہ مثل اس کھیتی کے ہیں جس نے اپنا (اکھوا نکالا) پھر اس کو مضبوط کیا پھر وہ موٹا ہو گیا اور اپنی ڈنڈی کے بل کھڑا ہو گیا خوش کرتا ہے کسانوں کو اور یہ مثال بیان کی تاکہ غصہ دلائے بسبب ان کے کافروں کو۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے بخشش اور بڑے ثواب کا۔‘‘

☆ محمد الرسول اللہ دعویٰ ہے۔اور والذین معہ اس کی دلیل ہے۔

☆ محمد الرسول اللہ ﷺ کی نبوت پر چار قسم کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

اول: اگلی پیش گوئیاں

دوئم: معجزات

سوئم: تعلیمات رسول ﷺ

چہارم: کمالات صحابہ رضی اللہ عنہم

اس آیت کریمہ میں کمالات صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرکے بتایا گیا ہے کہ جس نبی کے مقتدی اور جس استاد کے شاگرد اور جس مرشد کے مرید ایسے ہوں وہ نبی اور استاد اور مرشد کس قدر باکمال اور بے مثال ہوگا۔

☆ طبیب کے علاج سے اس کی شہرت ہوتی ہے۔

☆ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مخلوق کے ساتھ۔

☆ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خالق کے ساتھ احسن انداز میں بیان فرمایا ہے۔

☆ انسان میں دو قوتیں ہیں۔

اولاً:............قوت غضبیہ۔

ثانیاً:............قوت شہوانیہ۔

انسان سے جس قدر افعال و اعمال صادر ہوتے ہیں وہ انہی دو قوتوں میں سے کسی قوت کے ماتحت ہوتے ہیں۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دونوں قوتیں شریعت کے قبضہ میں تھیں اور ان کا مرکز و محور منشائے خدا اور منشائے مصطفیٰ ﷺ تھا۔

☆ محبت اور غصہ............خدا کے قبضہ میں ہے

اس سے محبت............جس سے خدا اور رسول ﷺ کو محبت۔

اس سے عداوت............جس سے خدااور رسول ﷺ کو عداوت۔

☆ اس دونوں صفتوں کی تخصیص اس لئے بھی فرمائی کہ ان سے استحقاق خلافت کا بھی اظہار ہو جائے خلافت کا بڑا مقصد اقامت جہاد ہے اور جہاد کا انتظام اور اس کی کامیابی انہی دو صفتوں پر موقوف ہے۔

☆ دشمنوں کو مقہور و مغلوب کرنے۔ دوستوں کے دلوں میں محبت و الفت قائم کرنے ۔خالق سے تعلق میں عبادت کو منتخب فرمایا اور عبادت میں نماز کو منتخب فرمایا۔اور نماز میں رکوع اور سجود کو منتخب فرمایا۔

☆ نتیجہ یوں نکلا...........کہ وہ عابد ہیں۔

☆ عبادت کونسی؟............وہ نماز ہے۔

☆ نماز کا نچوڑ کیا ہے..........وہ سجدہ ہے

جب عبادت کے ایک درجہ میں وہ اس قدر کامل ہیں تو دیگر عبادات میں ان کا کیا مقام ہوگا۔

☆ مقدرِ صحابہ رضی اللہ عنہم:

خدا ان کے رکوع اور سجدے کو پسند فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی عبادت خدا کی پسند۔اور پسند بھی ایسی کہ خدا اس کا ذکر قرآن میں کرے جو رات دن تلاوت کیا جائے اور تمام کائنات میں اس کا اعلان ہوتا رہے کہ کچھ بندے اس دھرتی پر ایسے بھی تھے جن کی عبادت خدا کو اس پسند تھی کہ اس کا ذکر قیامت تک ہوتا رہے گا۔صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحت نیت پر خدا کی گواہی

......یبتغون فضلا من الله و رضوانا۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہرے قرب خداوندی کے مظہر تھے!

☆ گویا کہ صورت ببیں حالت پرس۔

☆ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اس آیت کریم کے تحت ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی صحابی کسی مجمع میں بیٹھے دور سے پہچان لئے جاتے اپنے چہرے کے نور سے۔

☆ پھر ایک نفیس نکتہ یہ ہے کہ ان کے چہروں کے نوارانی ہونے کا سبب ان کی صحابیت یا ہجرت یا قتال فی سبیل اللہ یا کسی اور فضیلت کو قرار نہ دیا گیا بلکہ ان کے مخلصانہ سجدہ کو اس کا نورانی منشاء قرار دیا۔

☆ ان کی پیشانی میں نور کا دروازہ کھول دیا گیا۔

☆ جب باطن انوار ربانی سے لبریز ہو جاتا ہے تو پھر کچھ حصہ انوار کا موجزن ہو کر چہرے پر بھی اجاتا ہے۔

☆ ظاہر و باطن ہم نذر و نیاز عشق شد مرد حقانی کی پیشانی کا نور چھپا رہتا ہے پیش شعور۔

☆ صحابہ کا تورات وانجیل میں ڈنکا۔

آج سے ہمارے محبوب ہیں بلکہ روز ازل سے ہمارے منظور نظر ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے تمام بندوں کے دلوں پر نظر ثانی فرمائی تو سب سے اچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکو پایا لہٰذا ان کو چن لیا اور اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر نظر فرمائی تو سب سے پہلے دل صحابہ رضی اللہ عنہم کے پائے لہٰذا ان کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر بنایا تاکہ وہ آپ کے دین کی طرف سے قتال کریں۔ (ازالۃ الخفاء)

کھیتی کی چار حالتیں

پہلی حالت: دانہ دے کونپل کا نکلنا...... یہ ابتداء کی اور کمزوری کی حالت ہے۔ یہ حالت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرت سے قبل تھی۔

دوسری حالت: اس تنے کا مضبوط ہونا...... جس سے امید پیدا ہو کہ یہ تنا ضائع نہیں ہوگا بلکہ درخت بنے گا۔ یہ حالت ہجرت کے بعد پیدا ہوئی ہجرت کرنے سے ظالموں کے ظلم سے رہائی ملی اور آئندہ امیدوں کے اسباب پیدا ہوئے۔

تیسری حالت: اس درخت کا موٹا ہونا...... یہ حالت شیخین کی خلافت میں حاصل ہوئی کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنت پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا اور بڑے بڑے ملک زیر نگین ہوئے۔

چوتھی حالت: اس درخت کا اپنے تنے پر کھڑے ہونا...... یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ اطراف و جوانب کی تمام ریاستوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا ہر جگہ معلم و قاضی مقرر ہوئے مساجد بن گئیں کمال عروج کو پہنچ گیا۔

<u>کھیتی کی مثال سے دو نتیجے سامنے آئے:</u>

اول: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بتدریج ترقی نصیب ہوگی۔

دوئم: یہ ترقی بغیر منشائے کمال تک پہنچنے کے نہ رک سکے گی!

☆ رب اس ترقی سے خوش ہوگا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ترقی سے خوش ہوگا۔

☆ دشمن جلیں گے! جلتے رہیں

<u>دو وعدے:</u>

اول: ....مغفرت

دوئم : ....اجر عظیم

گناہ معاف نیکیاں مقبول

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰر

مفسرین کا نکتہ:

والذین معه	......سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔
اشداء علی الکفار	......سے مراد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔
رحماء بینهم	......سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور
رکعاً	......سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لیا ہے۔

فقلد کی تفسیر میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بیان کیا ہے۔

اس آیت سے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت پر بھی استدلال کیا جاسکتا ہے۔